



اصلی پیری مریدی کیا ہے؟

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم
محمد اختر صاحب دامت برکاتہم



کتب خانہ مظہری
گلشن اقبال ۲، کراچی ۴۷ پوسٹ کوڈ ۷۵۳۰۰
فون: ۴۹۹۲۱۷۶ — ۴۸۱۸۱۱۲

سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر۔ ۵۸

اصلی پیری مریدی کیا ہے؟

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

کتب خانہ مظہری
گلشن اقبال ۲، کراچی ۴۷
پوسٹ کوڈ ۷۵۳۰۰
فون: ۴۹۹۲۱۷۶

انتساب

احقر کی جملہ تصنیفات وتالیفات مرشدنا ومولانا

محی السنہ حضرت اقدس شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم

اور حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور حضرت اقدس مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی صحبتوں کے فیوض وبرکات کا مجموعہ ہیں۔

احقر محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

فہرست

ضروری تفصیل

نام وعظ: **اصلی پیری مریدی کیا ہے؟**
(یہ دو مواعظ کا مجموعہ ہے)

واعظ: عارف باللہ حضرت اقدس مرشدنا و مولانا شاہ محمد اختر صاحب
دام ظلالھم علینا الیٰ ماۃ وعشرین سنۃ مع الصحۃ
والعافیۃ وخدمات الدینیۃ و شرف حسن القبولیۃ

مقام: مسجد اشرف واقع خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال بلاک نمبر۔۲ کراچی
اور بر مکان اسلام الدین صاحب لطیف آباد حیدر آباد

تاریخ: ۲۰ر صفر المظفر ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۵ر جون ۱۹۹۸ء دوشنبہ
اور ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ مطابق ۳ جنوری ۱۹۸۶ء

وقت: بعد نماز مغرب اور بعد نماز عشاء

موضوع: سلوک وتصوف کی حقیت

مرتب: یکے از خدام حضرت والا مد ظلہم العالی

کمپوزنگ: سید عظیم الحق حقی ۱۔ جے۔ ۳ /۶۷ مسلم لیگ سوسائٹی ناظم آباد نمبر۔۱ (۶۶۸۹۳۰۰)

اشاعت ثانی شوال المکرم ۱۴۲۵ھ بمطابق دسمبر ۲۰۰۴ء

تعداد: ۴۰۰۰

ناشر: کُتب خانہ مَظہَرِی

گلشن اقبال۔۲ کراچی پوسٹ آفس بکس نمبر ۱۱۱۸۲ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اصلی پیری مریدی کیا ہے؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ
فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ

اولیاء اللہ کی پہچان

اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کو وہ عظمتیں دیتا ہے کہ اس سے سلاطین اور بادشاہوں کے دل کانپتے رہتے ہیں مگر یہ عظمتیں اس وقت حاصل ہوتی ہیں جب دل میں اللہ ہو، ایسا نہ ہو کہ خیمہ پر تو لکھا ہے کہ یہ لیلیٰ کا خیمہ ہے مگر جب خیمہ میں جھانک کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اندر کتا بندھا ہوا ہے۔ ایسی ہی مثال اُس آدمی کی ہے جو اللہ والوں کے حلیہ میں رہتے ہوئے بھی گناہوں سے نہیں بچتا تو اس پر لیبل تو مولیٰ والے کا لگا ہے، پوری شرعی ڈاڑھی ہے، سر پر گول ٹوپی ہے لیکن اگر دل میں جھانک کر دیکھا جائے تو اس میں غیر اللہ کے پیشاب اور پاخانے بھرے ہیں۔

اگر دل میں مولیٰ موجود ہے تو چہرہ اس کی ترجمانی کرے گا۔ چہرہ ترجمانِ دل ہوتا ہے، اگر دل میں اللہ ہے تو چہرہ بھی اللہ تعالیٰ کا

ترجمان ہوگا۔ اس بات سے حدیث شریف کی شرح ہوجاتی ہے جس میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ والے وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ یاد آتا ہے اِذَا رُاُوْا ذُکِرَ اللہُ ، جن کا چہرہ اللہ تعالیٰ کا ترجمان ہوتا ہے، جن کے دل میں اللہ ہوتا ہے وہ غیر اللہ سے اپنے قلب کو پاک کرلیتے ہیں۔

ایک مرتبہ سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص بدنظری کر کے آیا تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

﴿ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَّتَرَشَّحُ مِنْ اَعْیُنِھِمُ الزِّنیٰ ﴾

کیا حال ہے ایسی قوم کا جن کی آنکھوں سے زِنا ٹپکتا ہے

اللہ والوں کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے جلوے جھلکتے نظر آتے ہیں اور غیر اللہ کے عاشقوں سے مردہ لاشوں کی بد بو آتی ہے۔

مرید کے دل میں شیخ کی عظمت کی مثال

علی گڑھ میں میرس (Marris) روڈ نوابوں کی کوٹھیوں سے بھری ہوئی تھی۔ بڑے بڑے نواب وہاں رہتے تھے۔ آج سے تقریباً چالیس برس پہلے میں نے کچھ اشعار کہے تھے، میں نے ان اشعار میں اپنے شیخ کی جوتیوں کے صدقہ ان نوابوں کو مخاطب کیا تھا۔ اُس وقت میں ایک مسکین طالب علم کی حیثیت سے اپنے شیخ حضرت مولانا شاہ عبد الغنی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ نواب چھتاری کے یہاں گیا تھا لیکن شیخ کی برکت سے نوابوں کو خاطر میں نہیں لاتا تھا۔ میرے شیخ فرماتے تھے

کہ اگر مرید نے اپنے شیخ سے اللہ کو حاصل نہ کیا، سموسے پاپڑ کھاتا رہا اور دُنیا کی تفریح کرتا رہا تو اللہ سے محروم رہ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی، میں نے کبھی نوابوں اور مالداروں کی خوشامد نہیں کی۔ لیکن آج کل کے مریدوں کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی رئیس آدمی پیر کے پاس آجاتا ہے تو مرید اپنے پیر کو دیکھتا بھی نہیں، اگر مدرسہ والا ہے تو رئیس کے پیچھے پیچھے مدرسہ کی رسیدیں لے کر دوڑتا ہے، اور اپنا مدرسہ دکھانے کی کوششیں کرتا ہے۔ خوب غور سے سن لو، مخلوق سے لپٹنے سے کام نہیں بنے گا، اللہ کے آگے رونے سے کام بنے گا۔ تو میں عرض کررہا تھا کہ میں نے اپنے اشعار میں شاہ عبد الغنی رحمۃ اللہ علیہ کی غلامی کے صدقہ نوابوں کو خطاب کیا ؎

بہت خوشنما ہیں یہ بنگلے تمہارے
یہ گملوں کے جھرمٹ یہ رنگیں نظارے
ارے جی رہے ہو یہ کس کے سہارے
کہ مرنے سے ہو جائیں گے سب کنارے
اگر قربِ جانِ بہاراں نہیں ہے
وہ ننگِ خزاں ہے گلستاں نہیں ہے

علماء کو شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت

شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے علماء سے ایسے ہی نہیں فرمایا تھا کہ مدرسہ سے فارغ ہونے والے علماء! مساجد کے منبر سنبھالنے

سے پہلے جاؤ کسی اللہ والے کی صحبت میں چھ مہینے سال بھر رہ لو، ان کی جوتیاں اُٹھاؤ تاکہ جو کتابیں تم نے پڑھی ہیں اُن کتابوں کا مولیٰ تمہارے دل میں متجلّی ہوجائے، تمہارا قلب حاملِ تجلیاتِ الٰہیہ ہو جائے تو پھر تمہاری شان کچھ اور ہی ہو گی، تم دریاؤں کے کنارے، جنگلوں میں، پہاڑوں کے دامنوں میں، پھٹے ہوئے کپڑوں کے ساتھ اپنے دردِ دل کی خوشبو پھیلا دو گے اور یہ نوکروں والے، مال والے تمہیں سلام کریں گے، تمہیں ڈھونڈیں گے کہ وہ کہاں گیا جو دوائے دردِ دل دیا کرتا تھا، وہ کہاں اپنی دکان بڑھا گیا۔ اس پر میرا شعر ہے۔

دامنِ فقر میں مرے پنہاں ہے تاجِ قیصری
ذرّۂ دردِ دل ترا دونوں جہاں سے کم نہیں

عارضی چراغ سے دائمی چراغ جلتا ہے

مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں ہی نہیں فرمایا کہ دیکھو زندگی کا چراغ بہت کمزور ہے، موت کی آندھی چل رہی ہے، کسی وقت بھی زندگی کا چراغ بجھ سکتا ہے۔

موت کی تند و تیز آندھی میں
زندگی کے چراغ جلتے ہیں

ارے! کوشش کر کے دل میں اللہ کی محبت کا چراغ جلا لو تاکہ جب اس عارضی زندگی کا چراغ بجھے تو اللہ کے نور کا ایمرجنسی اور دائمی چراغ تمہارے اندر جل جائے۔ جیسے ابھی لائٹ چلی گئی تھی اور اندھیرا

ہوگیا تھا تو جنریٹر چلنے سے فوراً سارے بلب جگمگا اُٹھے اور روشنی ہوگئی۔
مجھے مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کا شعر یاد آ گیا۔

باد تُند است و چراغ ابترے
زو بگیرانم چراغ دیگرے

چراغ کمزور ہے اور ہوا تیز چل رہی ہے اے دنیا والو! فوراً دوسرا چراغ جلانے کی فکر کرو۔ جلال الدین بیوقوف نہیں ہے، شیخ شمس الدین تبریزی کے صدقہ میں اس نے سنّتوں پر چل کر، گناہوں سے بچ کر دوسرا چراغ اللہ کی نسبت کا جلا لیا ہے۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب آنکھ بند ہوتی ہے اور موت آ جاتی ہے تو اللہ والوں کے دل میں نورِ الٰہی کا چراغ فوراً روشن ہوجاتا ہے جیسے ابھی جنریٹر سے فوراً روشنی آ گئی۔

دُنیا کے سارے مزے، بلڈنگیں، کوٹھیاں، مرسیڈیز، تجارت کے ہنگامے اور لیلاؤں کے نمکیات جب آنکھ بند ہوگی تو سب ختم ہوجائیں گے۔ ایک دن دُنیا سے ہم سب کو رخصت ہونا ہے۔ دنیا کی اس بے ثباتی پر میں نے ہردوئی میں ایک شعر کہا تھا۔ میں اور حضرت مفتی محمود حسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ رکشہ پر جا رہے تھے۔ میں نے کہا حضرت میرا ایک شعر ہوا ہے۔ شعر سُن کر مفتی صاحب نے کہا کہ اس شعر کو اپنے حضرت والا مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم کو ضرور سنانا۔ وہ شعر جسے مفتی اعظم ہند نے پسند فرمایا یہ تھا۔

یہ چمن صحرا بھی ہوگا یہ خبر بلبل کو دو
تاکہ اپنی زندگی کو سوچ کر قرباں کرے

اللہ والوں کی غلامی اور صحبت کے معنیٰ یہ نہیں ہیں کہ ان کے مال دار مریدوں کو دیکھتے رہو۔ اللہ والوں کے پاس اللہ کو حاصل کرو، واللہ کہتا ہوں دنیا دار تمہاری جوتیاں اُٹھانے کے لئے دوڑیں گے۔ انگور کے کیڑے مت بنو۔ انگور کا کیڑا انگور کھانے چلا تھا کہ ہرے ہرے پتے دیکھ کر دھوکہ میں آگیا اور اسی کو انگور سمجھ کر ساری زندگی اسی پتے پر چپٹا رہا اور اسی پتے پر اس کا قبرستان بن گیا اور انگور سے محروم رہا۔ اسی طرح بعضے مرید اللہ کو حاصل کرنے چلے لیکن دُنیا کی رنگینیوں میں گُم ہوگئے اور اللہ سے محروم دُنیا سے گئے۔ اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے۔

اصلی مرید اور اصلی پیر کون ہے؟

آج صبح صبح اللہ تعالیٰ نے میرے قلب میں ایک عظیم الشان مضمون عطا فرمایا وہ یہ ہے کہ اصلی مرید کون ہے؟ جس کی مراد اللہ ہو اور اصلی پیر کون ہے؟ جو مرید کو اس کی منزلِ مراد یعنی اللہ تک رسائی کے لئے رہنمائی کرتا ہے اور اس کے لئے اللہ سے آہ وفغاں کرتا ہے اور دردِ دل سے اشک بار ہوتا ہے۔ اصلی پیری مریدی یہ ہے۔ بس اصلی مرید وہی ہے جس کی مراد اللہ تعالیٰ کی ذات ہو۔

یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡهَهٗ قرآن پاک کی یہ آیت اعلان کررہی ہے کہ اللہ کے سچے عاشقوں کی حقیقی مراد صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہوتی ہے۔ یہ آیت بتاتی ہے کہ اصلی مرید کون ہے؟ جو اللہ کی ذات کو مراد بناتے ہیں۔

سب مریدین جائزہ لیں کہ قرآن پاک کی اس آیت کے مطابق ہم مرید ہیں یا نہیں؟ اگر ہماری مراد اللہ کی ذات ہوتی تو ہم غیر اللہ پر نظر نہ ڈالتے۔ جو مرید بدنظری کرتا ہے، غیر اللہ سے آنکھیں لڑاتا ہے تو سمجھ لو کہ ابھی اس کا ارادہ خام ہے، یہ مرید خام ہے، کچا ہے، اس کی نسبت کا کباب ابھی کچا ہے، جو کچا کباب کھائے گا خود بھی بے مزہ رہے گا اور دوسرے بھی بے مزہ رہیں گے۔

اصلی اللہ والا دُنیا اور غیر اللہ کا عاشق نہیں ہوسکتا اور اصلی اللہ والا کون ہے؟ جو منزلِ مراد یعنی اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے خود بھی جان دے رہا ہو اور اپنے مریدوں کو بھی اللہ تک پہنچانے کے لئے جان کھپا رہا ہو، اکیلا نہ بھاگا جا رہا ہو، جو رہبر اکیلا اُڑتا ہو اور مریدوں کو نظر انداز کرتا ہو وہ کامل رہبر نہیں ہے۔ کامل رہبر وہ ہے جو خود بھی اللہ کے راستہ پر چلے اور اپنے ساتھ چلنے والوں کا بھی خیال کرے کہ میرے ساتھی کہاں ہیں، کہیں راستہ سے بھٹک تو نہیں گئے۔ اصلی ساتھی وہی ہے جو اپنے ساتھیوں کا بھی خیال رکھے۔

تو آپ نے سمجھ لیا کہ اصلی پیری مریدی کیا ہے؟ پیری مریدی جو بدنام ہوئی ہے وہ جعلی پیروں کی وجہ سے ہوئی ہے جنہوں نے اپنے حلوے مانڈے کے لئے چند وظیفے بتا دیئے مگر تقویٰ نہیں سکھایا۔ ایسے پیروں کے مرید ساری عمر کچا کباب رہے۔ اور بعضوں کے پیر سچے اللہ والے تھے، وہ اپنے مریدوں کو اللہ کے راستہ پر اخلاص اور دردِ دل کے ساتھ چلانے

کی کوشش کرتے رہے لیکن ان کے بعض مریدوں نے ان کی بات نہیں مانی وہ بھی کچا کباب رہے کیونکہ جو مجاہدوں سے گریزاں رہتے ہیں، نظر کی حفاظت کی تکلیف اُٹھانے کے لئے تیار نہیں ہوتے، جو گناہوں سے بچنے کی تکلیف اُٹھانے کیلئے تیار نہیں ہوتے، اپنے غیر شرعیہ مرغوباتِ نفسانیہ چھوڑنے کا غم برداشت نہیں کرتے وہ گویا اللہ سے جدائی کا غم برداشت کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں وہ بھی کچے کباب کی طرح ہیں کہ نہ خود مزہ پاتے ہیں نہ دوسرا ان کی خوشبو سے مست ہوتا ہے۔

رازِ لا الٰہ

خوب سمجھ لو! جو اللہ کے راستہ میں غم نہیں اُٹھائے گا وہ اللہ کو نہیں پائے گا۔ اللہ نے غم اُٹھانے کے لئے الا اللہ سے پہلے لا الٰہ نازل کیا کہ غیر اللہ کو چھوڑنے کا غم اُٹھالو تو تمہیں سارے عالم میں اللہ ہی اللہ ملے گا۔ میرا شعر ہے۔

لا الٰہ ہے مقدم کلمۂ توحید میں
غیرِ حق جب جائے ہے تب دل میں حق آجائے ہے

غیر اللہ تمہیں برباد کردیں گے اور ان سے پاؤ گے بھی کچھ نہیں، یہ حسین ہمیں کیا دیں گے، جو اپنی زندگی کی خیر و عافیت کے خود مالک نہیں ہیں وہ آپ کی زندگی کی عافیت کی کیا ضمانت دیں گے۔ اللہ کو چھوڑ کر غیر اللہ پر مرنا بین الاقوامی گدھا پن اور حماقت ہے۔ کب تک

حماقتیں کرتے رہو گے؟ آخر اس کی بھی کچھ حد، کچھ (Limit) اور مقدار ہوتی ہے۔ جب حسن زائل ہوجاتا ہے تو وہاں سے بھاگ جاتے ہو، اس طرح کب تک بھاگتے رہو گے؟ جہاں سے بھاگنے کا حکم ہے اور جس وقت بھاگنے کا حکم ہے یعنی گناہوں کی جگہوں سے اور گناہوں کے تقاضوں کے وقت کیوں نہیں بھاگتے؟ فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ کے معنٰی ہیں کہ بھاگو اللہ کی طرف یعنی غیر اللہ سے، گناہوں سے اللہ کی طرف بھاگو۔

صحبتِ اہل اللہ کی ضرورت کی دلیل

قرآن پاک کی آیت وَاصْبِرْ نَفْسَکَ ''اپنے نفس پر تکلیف برداشت کیجئے'' کی تفسیر فرماتے ہوئے میرے شیخ شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ اگر صحبت ضروری نہ ہوتی تو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا جاتا کہ خلوتوں میں اپنی آہ و زاریوں سے صحابہ کو اللہ تک پہنچا دیجئے مگر آیت نازل ہوئی وَاصْبِرْ نَفْسَکَ اے ہمارے محبوب اپنے نفس پر تکلیف برداشت کیجئے، گھر سے بے گھر ہوجایئے، گھر کا آرام چھوڑ کر صحابہ میں بیٹھ جایئے۔ صبر کیجئے، تکلیف اٹھایئے، ہم آپ کو غیروں میں بیٹھنے کا حکم نہیں دے رہے ہیں۔

﴿ وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ ﴾

اپنے عاشقوں میں بیٹھنے کے لئے کہہ رہے ہیں جو ہماری یاد میں لگے ہوئے ہیں۔ آپ بھی میرے عاشق، صحابہ بھی میرے عاشق۔ عاشق کو

عاشقوں کی تربیت کے لئے بھیج رہا ہوں۔

میرے شیخ حضرت شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحبت اتنی ضروری چیز ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانِ پاک کو حکم دیا جا رہا ہے کہ آپ صبر کیجئے، اپنے نفس پر تکلیف اُٹھائیے۔ بے شک آپ کو خلوت میں میرے نام میں مزہ آ رہا ہے لیکن اگر آپ خلوت میں رہیں گے تو صحابہ کیسے آپ کی ذات سے فیض یاب ہوں گے؟ لہٰذا آپ ان کے پاس تشریف لے جایئے، گھر سے بے گھر ہو جایئے اور مسجدِ نبوی میں جو صحابہ ہمیں یاد کر رہے ہیں ان کے پاس جا کر بیٹھ جایئے اور نسبت مع اللہ علیٰ منہاجِ النبوۃ جو ہم نے آپ کو عطا کی ہے اس اعلیٰ ترین درجہ کی نسبت مع اللہ کے فیضانِ نبوت سے صحابہ کو صاحبِ نسبت بنایئے کیونکہ ہمیں انہی سے آگے اسلام پھیلانا ہے۔

تو میرے شیخ فرماتے تھے کہ اگر صحبت ضروری نہ ہوتی تو کیا اللہ اپنے پیارے نبی کو اپنے نفس پر مشقت برداشت کراتا، صبر کراتا؟ کیا صبر کرنے میں آرام ملتا ہے؟ صبر کرنے میں تو تکلیف ہوتی ہے مگر اس عنوان سے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صبر کو شیریں کر دیا کہ ہم آپ کو غیروں میں نہیں بھیج رہے ہیں بلکہ اپنے عاشقوں میں بھیج کر ہم آپ کے صبر کو لذیذ کر رہے ہیں۔

مری زندگی کا حاصل مری زیست کا سہارا
ترے عاشقوں میں جینا ترے عاشقوں میں مرنا

اللہ کے عاشقوں کا مقام

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے نبی! میں آپ کو جن کے پاس بیٹھنے کا حکم دے رہا ہوں یہ اغیار نہیں ہیں آپ کے یار ہیں اور میرے بھی یار ہیں۔ اغیار میں بیٹھنے سے تکلیف ہوتی ہے، یاروں میں بیٹھنے سے مزہ آتا ہے۔ آپ ان کے پاس تشریف لے جایئے، میرے عاشقوں میں آپ کو مزہ آجائے گا اور کیا مزہ آئے گا اس کو ایک شعر میں بیان کیا گیا ہے۔

نشہ بڑھتا ہے شرابیں جو شرابوں میں ملیں
مئے مرشد کو مئے حق میں ملا لینے دو

اے میرے نبی! آپ کو جو مجھ سے محبت ہے وہ بے مثال ہے لیکن صحابہ کو بھی مجھ سے محبت ہے لہٰذا جب دونوں محبتوں کی شرابیں ملیں گی پھر دیکھئے کیا ہوتا ہے۔

ترے جلوؤں کے آگے ہمتِ شرح و بیاں رکھ دی
زبانِ بے نگہ رکھ دی، نگاہِ بے زباں رکھ دی

یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ آپ کے صحابہ صبح و شام مجھے یاد کر رہے ہیں، مجھے یاد کرنے والوں میں آپ بیٹھیں گے تو نفس پر اس صبر کو برداشت کرنے کی برکت سے آپ کے درجات میں مزید ترقی ہوگی۔ جو مربی ہوتا ہے اس کا درجہ بھی بلند ہوتا رہتا ہے۔ اگر کسی مربی کو پہاڑوں کے دامن میں تنہا چھوڑ دو تو اس کی ترقی رک جائے گی۔ تو اللہ تعالیٰ

نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ترقی کے لئے دونوں راستے عطا فرمائے کہ خلوت میں آپ مجھے یاد کیجئے اور جلوت میں میری محبت کو نشر کیجئے۔ جتنے لوگ آپ کی صحبت سے صحابی بنیں گے، صحابہ کی صحبت سے جتنے لوگ تابعی بنیں گے، تابعین کی صحبت سے جتنے لوگ تبع تابعی بنیں گے، قیامت تک جو دین پھیلے گا سارا صدقۂ جاریہ آپ کی روحِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم تک واپس آئے گا۔

میرے شیخ حضرت شاہ عبد الغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنے گھروں میں سے کسی گھر میں تھے:

﴿كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَيْتٍ مِنْ اَبْيَاتِهٖ﴾

بس اس آیت کے نازل ہوتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ڈھونڈنے نکلے کہ وہ کون لوگ ہیں جو اللہ کو یاد کر رہے ہیں، جن کے پاس بیٹھنے کا اللہ تعالیٰ مجھے حکم دے رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ جو ذاکر ہوتا ہے، جو اللہ کو بہت زیادہ تڑپ اور بے چینی کے ساتھ اشک بار آنکھوں سے یاد کرتا ہے تو بسا اوقات اللہ تعالیٰ اس کے شیخ کو خود اس کے پاس بھیج دیتے ہیں، راہبروں کو اللہ رہرووں کے پاس بھیج دیتا ہے۔

حضرت حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

میرے شیخ حضرت شاہ عبد الغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک بزرگ جنگل میں اللہ کی یاد میں رویا کرتے تھے کہ یا اللہ میں

کیسے آپ کو پاؤں، کہاں آپ کو ڈھونڈوں۔

اپنے ملنے کا پتہ کوئی نشاں
تو بتا دے مجھ کو اے ربِّ جہاں

یہ کون تھے؟ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ۔ حافظ شیرازی کے سات بھائی تھے۔ سلطان نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ میرا ایک بندہ ہے، فلاں کا بیٹا ہے، میری یاد میں رو رہا ہے، جا کر اس کی تربیت کرو اور خواب میں حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی شکل بھی دکھا دی۔ آہ! یہ تڑپتا ہوا قلب، یہ اشک بار آنکھیں شیخ کو اپنے پاس بلالیتی ہیں۔

آہِ من گر اثرے داشتے
یارِ من بکویم گذرے داشتے

اگر میری آہ میں کچھ اثر ہے تو میرا یار میری گلی میں ضرور آئے گا۔

میرے شیخ حضرت شاہ عبد الغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت نجم الدین کُبریٰ رحمۃ اللہ علیہ کے نام میں یہ کبریٰ کیوں ہے؟ نجم الدین تو مذکر ہے اور کبریٰ مؤنث، مذکر کی صفت مؤنث کیسے آسکتی ہے؟ یہ تو قاعدۂ نحو سے غلط ہے، تو میرے شیخ نے فرمایا کہ کبریٰ، نجم الدین کی صفت نہیں ہے، یہاں موصوف محذوف ہے صاحبِ مناظرۂ کبریٰ، شاہ نجم الدین سلطان صاحبِ مناظرۂ کبریٰ۔ تو کبریٰ صفت ہے مناظرہ کی اور دونوں مؤنث ہیں۔

سلطان نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ، حافظ شیرازی کے والد کے پاس گئے اور اُن سے پوچھا کہ تمہارے کتنے بیٹے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ سات۔ کہا، سب کو لے آؤ۔ چھ بیٹے آ گئے، سب کاروباری تھے، خواب میں حافظ شیرازی کی جو شکل دیکھی تھی وہ نظر نہیں آئی۔ پوچھا، کوئی اور بیٹا بھی ہے؟ کہا، ہاں! ایک اور بیٹا ہے، میں اس کو نالائق سمجھ کر اپنا بیٹا نہیں کہتا ہوں، وہ جنگل میں پاگلوں کی طرح روتا رہتا ہے۔ سلطان نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمیں اُسی پاگل کی تلاش ہے، آپ کے بیٹے کے رب نے، آپ کے رب نے، میرے رب نے مجھے آپ کے پاس اسی بیٹے کے لئے بھیجا ہے کہ جاؤ اس کی تربیت اور رہنمائی کرو اور اسے مجھ تک پہنچادو۔

سُن لے اے دوست جب ایام بھلے آتے ہیں
گھات ملنے کی وہ خود آپ ہی بتلاتے ہیں

سلطان نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ جنگل میں گئے، حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا، اُن کو بھی اللہ تعالیٰ نے کشف کے ذریعہ اطلاع کردی۔

کشف بندہ کے اختیار میں نہیں ہے

کشف اختیاری چیز نہیں ہے، انسان کے اختیار میں نہیں ہے، اللہ کے اختیار میں ہے۔ جب چاہا حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص کی خوشبو مِصر سے حضرت یعقوب علیہ السلام تک پہنچا دی اور جب

نہیں چاہا تو حضرت یعقوب علیہ السلام کے گاؤں کنعان کے جس کنویں میں حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں نے ڈال دیا تھا، حضرت یعقوب علیہ السلام ان کی موجودگی سے، ان کی زندگی و موت سے بے خبر رہے۔ اگر کشف حضرت یعقوب علیہ السلام کے اختیار میں تھا تو آپ نے کنعان کے کنویں میں کیوں نہیں دیکھا اپنے بیٹے کو؟ جبکہ مصر سے تو آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص کی خوشبو سونگھ لی۔ تو معلوم ہوا کہ کشف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہوتا ہے۔ یہ عقیدہ صحیح کر لیجئے!

جعلی پیر کے کشف کا بھانڈا پھوٹ گیا

جو لوگ کہتے ہیں کہ پیر کو سب پتہ ہوتا ہے یہ جاہلانہ عقیدہ ہے۔ میرے ضلع پرتاب گڈھ میں ایک جعلی پیر آیا، مرغیاں اُڑانے والا، مال کھینچنے والا۔ اس نے کہا کہ تمہارے پیٹ میں جو غذا موجود ہے میں بتا دوں گا۔ اس نے جنات قبضے میں کئے ہوئے تھے، وہ جنات اس کے کان میں بتا دیتے تھے کہ آج فلاں نے خربوزہ کھایا ہے۔ جاہل لوگ اس کے معتقد ہو گئے اور اس کے پاس جانے لگے۔ وہ خود بھی نماز، روزہ کچھ نہیں کرتا تھا اور دوسرے لوگوں کو بھی بے نمازی بنا رہا تھا۔

وہاں ایک بزرگ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مجازِ صحبت تھے بابا نجم احسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ، انہوں نے مجھ سے خود فرمایا کہ میں نے اس پیر کے پاس ایک آدمی بھیجا اور کہا جاؤ سب مریدوں کے سامنے پیر

سے کہو کہ سنا ہے کہ انسان جو کھاتا ہے آپ اس کے بارے میں سب بتا دیتے ہیں، میں آپ کا ایک امتحان لینا چاہتا ہوں کہ آپ کے پیٹ میں پاخانہ کا جو لینڈ ہے وہ صبح کتنے بج کر کتنے منٹ پر نکلے گا یعنی پاخانہ کتنے بج کر کتنے منٹ پر آپ کریں گے۔ میں رات بھر یہیں رہوں گا اور صبح گھڑی دیکھوں گا کہ آپ نے رات کو جو اعلان کیا تھا اس کے مطابق اتنے بج کر اتنے منٹ، اتنے سیکنڈ پر آپ کا پاخانہ نکلا یا نہیں۔

اس جعلی پیر نے دل میں سوچا کہ اگر میں وقت بتا دیتا ہوں اور اس وقت میرا لینڈ نہ نکلا، صحیح وقت پر لینڈ کی لینڈنگ نہ ہوئی تو بڑی رسوائی ہوگی۔ لینڈنگ پر یاد آیا کہ یہاں ایک سیمنٹ فیکٹری بھی ہے جس کا نام پاک لینڈ ہے، بھلا لینڈ بھی پاک ہوسکتی ہے؟ لیکن یہ صرف مزاح ہے، محفل کو خوش کرنے کے لئے لطیفہ ہے، حقیقت نہیں ہے۔ انگریزی کا (Land) لینڈ اور ہے اور اردو کا اور۔ جنوبی افریقہ، امریکہ، برطانیہ میں جہاں بھی جاتا ہوں انگریزی کا ایک لفظ کثرت سے استعمال ہوتا ہے He has، She has میں نے مزاحاً کہا کہ بتاؤ یہ مسجد میں کیا حیض حیض چل رہا ہے۔ تو انگریزی کا Has اور ہوتا ہے اردو کا حیض اور۔

خیر اس جعلی پیر نے سوچا کہ اگر جمال گوٹے کی گولی کھا لیتا ہوں تو لینڈ قبل از وقت نکل جائے گا لہٰذا اس نے ان صاحب سے کہا کہ تم وہابی ہو، بھاگو یہاں سے۔ مگر اس کے مریدین نے جب دیکھا کہ

پیر صاحب صحیح جواب نہیں دے سکے تو سب اس کو چھوڑ کر بھاگ گئے، سارا پرتاب گڈھ اس کے فتنہ سے بچ گیا۔

کعبہ شریف میں نماز پڑھنے کا دعویٰ کرنے والے پیر کا حشر

ایک جعلی پیر لوگوں کو خوب الو بناتا تھا، نماز نہیں پڑھتا تھا اور کہتا تھا کہ میں کعبہ شریف میں نماز پڑھتا ہوں، اپنے گاؤں کی مسجد میں نہیں پڑھتا۔ ایک مولوی صاحب نے گاؤں والوں سے کہا کہ بھائی! پیر تو کعبہ شریف میں نماز پڑھتا ہے لہٰذا اس کا کھانا پینا بند کر دو، اُسے اِس گاؤں کا کھانا مت دو، اُس سے کہو کہ وہ کعبہ شریف کی کھجور کھالیا کرے اور زم زم کا پانی پی لیا کرے، وہاں کی مبارک غذا کو چھوڑ کر ہندوستان کا نامبارک کھانا کیوں کھاتا ہے۔

مولوی صاحب کی یہ بات مریدوں کی سمجھ میں آ گئی کہ واقعی صحیح بات ہے کہ مکہ شریف کا مبارک کھانا چھوڑ کر یہاں ہندوستان میں کیوں کھاتا ہے۔ سارے گاؤں والے جمع ہو گئے اور پیر صاحب سے کہا کہ اب آپ کو ہم ہندوستان کا کھانا نہیں دیں گے، جب آپ کعبہ شریف نماز پڑھنے جاتے ہو تو وہیں کھجور کھا کر زم زم پی لیا کرو بلکہ ہم لوگوں کو بھی لا کر دیا کرو۔ جعلی پیر صاحب کو جب تین دن کھانا نہیں ملا تو چوتھے روز کہنے لگے کہ بھائیو! آج سے ہم آپ کی مسجد ہی میں نماز پڑھا کریں گے لیکن لوگوں نے کہا کہ اب ہم تمہیں کھانا نہیں دیں گے کیوں کہ تم کھانے کے لئے نماز پڑھو گے اور اس کو بستی سے بھگا دیا۔

ایک کانے کا دعویٰ خدائی

پنجاب میں ایک کانے نے کہا کہ میں خدا ہوں۔ اُنیس آدمی اس پر ایمان لے آئے۔ ایک مُرید نے اس سے پوچھا کہ حضور جب آپ خدا ہیں تو کانے کیوں ہیں؟ آپ اپنی آنکھ کیوں ٹھیک نہیں کر لیتے تو اس نے کہا کہ دیکھو مسلمانوں کا خدا یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ کا اعلان کرتا ہے کہ مجھ پر بغیر دیکھے ایمان لاؤ، میں یُؤْمِنُوْنَ بِالْعَیْبِ کا اعلان کرتا ہوں، میرے اس عیب پر ایمان لاؤ یعنی کانے ہونے پر، میرے اس عیب کے باوجود مجھ پر ایمان لاؤ کہ میں خدا ہوں۔ نعوذ باللہ

دعوی خدائی کرنے والے کو ایک عالم کا منہ توڑ جواب

میرے مرشد حضرت شاہ عبد الغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ ایک گاؤں میں ایک جاہل پیر نے کہا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ بہت سے لوگ اس پر ایمان لے آئے۔ ایک عالم نے اپنی بیوی سے کہا کہ تین چار دن کا کھانا جو خراب ہو گیا ہو ہمیں دے دو۔ وہ اس کھانے کو جعلی پیر کے پاس لے گئے اور ناشتہ دان اس کو دیتے ہوئے کہا کہ یہ ناشتہ دان آپ کے لئے لایا ہوں۔ جب اس نے ناشتہ دان کھولا تو بد بو سے دماغ پھٹ گیا۔ اس نے مولوی صاحب سے کہا کہ تم نے رب کی شان میں گستاخی کی ہے، سڑا ہوا کھانا لائے ہو، مولوی صاحب نے

کہا کہ آپ نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور خدا سب کو رزق دیتا ہے تو آپ نے مجھے جیسا رزق دیا تھا میں آپ کے لئے وہی لے آیا ہوں۔

ایک جعلی پیر کی مکاری کا واقعہ

ایک گاؤں کا پیر کبھی نماز نہیں پڑھاتا تھا۔ ایک مرتبہ اس کو لوگوں نے نماز پڑھانے کے لئے آگے کر دیا۔ وہ تو بالکل جاہل اور اَن پڑھ تھا لہٰذا اس نے سوچا کہ ان مریدوں کو چکر دینا چاہیے چنانچہ اُس نے نماز میں دھت دھت کہنا شروع کردیا۔ جب سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا کہ آپ نماز میں کیا کہہ رہے تھے؟ اس نے کہا کہ کعبہ شریف میں کتا داخل ہونا چاہ رہا تھا، میں نے اس کو للکارا تاکہ کعبہ شریف میں گھسنے نہ پائے۔

اس جعلی پیر کی مکاری ظاہر کرنے کے لئے ایک ہوشیار آدمی نے اس پیر کی اور اس کے سارے مریدوں کی دعوت کی اور پیر صاحب کی پلیٹ میں چاولوں کی تہہ کے نیچے چُھپا کر بوٹیاں رکھ دیں۔ جب پیر کے سامنے پلیٹ آئی تو اس نے لال لال آنکھیں نکال کر کہا کہ تم تو مجھے وہابی معلوم ہوتے ہو، ارے! پیروں کو تو بوٹیاں دی جاتی ہیں، اس میں تو خالی چاول ہی چاول ہیں۔ وہ صاحب کھڑے ہوئے اور کہا ارے بھائیو! تمہارا پیر کہتا ہے کہ اسے کعبہ شریف کا کتا تک نظر آجاتا ہے مگر چند انچ نیچے کی بوٹیاں نظر نہیں آئیں، پھر اس نے چاول ہٹا کر

سب کو بوٹیاں دِکھائیں تو سب نے توبہ کی اور پیر کو مار کر بھگا دیا۔

اصلی مرید وہ ہے جس کی مراد اللہ ہو

تو میں عرض کررہا تھا کہ جب آیت نازل ہوئی:

﴿ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ ﴾

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجدِ نبوی تشریف لے گئے۔ وہاں دیکھا کہ تین قسم کے لوگ بیٹھے ہیں۔ایک لباس والے ذَاالثَّوْبِ الْوَاحِدِ، بکھرے ہوئے بالوں والے اَشْعَثُ الرَّأْسِ، خشک جلد والے جَافُّ الْجِلْدِ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے پوچھا کہ تم کس کام میں مشغول ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم اللہ کو یاد کر رہے ہیں۔ فرمایا کہ اللہ کو کس مقصد کے لئے یاد کررہے ہو؟ کہا، اللہ کو خوش کرنے کے لئے، ہم سب اللہ کے مرید ہیں، ہمارے دل کی مراد اللہ ہے۔

اب معلوم ہوا کہ مرید اصلی کون ہے؟ جس کے دل میں اللہ مراد ہو۔جب تک غیر اللہ پر نظر ڈال رہے ہو نقلی مرید ہو، خام مال ہو، کچا کباب ہو، نہ خود مست ہو گے نہ دوسروں کو مست کرسکو گے۔ جب خود مست ہو جاؤ گے، قلب جلا بھنا کباب بن جائے گا تب اللہ تعالیٰ آپ کی خوشبو کو سارے عالم میں پھیلا دے گا، جدھر سے گذرو گے اللہ کی خوشبو محسوس ہوگی۔

لہٰذا صرف اللہ ہی کو اپنا مراد بناؤ، اس میں تمام گناہوں

کو چھوڑنا بھی شامل ہے۔ جب آپ اللہ کے مرید ہوں گے، اللہ آپ کا مراد ہوگا تو پھر غیر اللہ پر کیسے نظر ڈالو گے؟ تو اس آیت میں سالکین اور مریدین کے لئے دو سبق ہیں، ایک سبق یادِ الٰہی ہے اور دوسرا غیر اللہ سے، گناہوں سے اور اللہ کی ناراضگیوں سے بچنا ہے۔ایک طرف اللہ کو خوش کرنا ہے تو دوسری طرف اللہ کی ناخوشی سے بچنا ہے۔

خوشی پر ان کی جینا اور مرنا ہی محبت ہے
نہ کچھ پروائے بدنامی، نہ کچھ پروائے عالم ہے

آپ بتاؤ محبت کے دو حق ہیں یا نہیں۔ محبوب خوش ہو جائے یہ ایک حق ہے اور محبوب ناخوش نہ ہو یہ دوسرا حق ہے۔ جو ظالم اللہ کو خوش کرنے کا اہتمام کرے اور ناخوش نہ کرنے کا اہتمام نہ کرے تو یہ دعویٰ محبت میں ابھی خام ہے۔قرآن پاک کی اس آیت سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اصلی سالک، اللہ کا اصلی عاشق وہی ہے جو اللہ کی خوشی کے اعمال کرتا ہے اور اللہ کو ناراض کرنے والے اعمال سے یعنی گناہوں سے بچنے میں، بدنظری سے بچنے میں جان کی بازی لگا دیتا ہے۔

نہ دیکھیں گے نہ دیکھیں گے، انہیں ہرگز نہ دیکھیں گے
کہ جن کو دیکھنے سے رب مرا ناراض ہوتا ہے

اور اگر کسی گناہ میں مزہ آئے تو میرا دوسرا شعر پڑھ لو۔

ہم ایسی لذتوں کو قابلِ لعنت سمجھتے ہیں
کہ جن سے رب مرا اے دوستو ناراض ہوتا ہے

بس ہمت سے کام کرلو تو انشاء اللہ گناہوں کے خس و خاشاک جلتے جائیں گے اور اللہ کا نام لینے سے رنگِ گلشنِ محبت نکھرتا جائے گا پھر جب اللہ تعالیٰ کا قربِ خاص ملے گا تو واللہ اختر قسم کھا کر کہتا ہے کہ یہ ساری کائنات تمہاری نگاہوں سے گر جائے گی، تم جو اِن بدبودار مقامات کے چکروں میں پڑے ہوئے ہو سب بھول جاؤ گے، تم چاہو گے بھی تو تمہیں گھن آئے گی، تم خدا کو بھول کر گناہ کرنا بھی چاہو گے تو خدا کی یاد غالب رہے گی اور گناہ نہ کر سکو گے ۔

بُھلاتا ہوں پھر بھی وہ یاد آرہے ہیں

لیکن جب خالص قرب کی لذت ملتی ہے تب کہیں جا کر گناہ چھوٹتے ہیں، گناہ ایسے نہیں چھوٹتے ۔

نعم البدل کو دیکھ کے توبہ کرے ہے میر

تو جب حضرت نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ جنگل میں گئے اور حافظ شیرازی کی نظر شیخ کی نظر سے ٹکرائی تو حافظ شیرازی نے ان سے عرض کیا ۔

آناں کہ خاک را بنظر کیمیا کنند

آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

اے میرے شیخ ! آپ اس درجہ کے ولی اللہ ہیں جو مٹی کو چھولیں تو مٹی سونا بن جائے، جو مٹی کو ایک نظر سے سونا کر دیتے ہیں لیکن سونا بننے کے لئے آگ میں تپنا پڑتا ہے اور مجاہدہ کرنا پڑتا ہے، بڑے غم اُٹھانے کے بعد یہ مقام ملتا ہے، یہ مقام خونِ آرزو سے

ملتا ہے۔ بڑے بڑے، موٹے موٹے جسم والے خونِ آرزو کے نام سے کانپتے ہیں اور دبلے پتلے جسم والے پر اگر اللہ کا فضل ہو جائے تو وہ اپنی آرزوؤں کا خون کر لیتا ہے یعنی حرام آرزوؤں کو کچلنے کا غم برداشت کر لیتا ہے اور بعض ایسے ایسے تگڑے جو تگڑوں کو بھی گرا دیں خونِ آرزو کرنے میں لومڑی بنے ہوئے ہیں رَوْغَانَ الثَّعَالِبِ لومڑیانہ چال چلتے ہیں، اللہ کے نام پر کہتا ہوں کہ لومڑی مت بنئے، نفس پر شیرانہ حملے کیجئے ،اسی لئے حافظ شیرازی نے اپنے شیخ سے کہا تھا ۔

آناں کہ خاک را بنظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

اے میرے شیخ آپ کی وہ نظر جو مٹی کو سونا کر دیتی ہے، کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ وہ نظر مجھ پر بھی ڈال دیں تو حضرت نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ۔

نظر کردم نظر کردم نظر کردم

ہم نے آپ کے اوپر نظر تو کر دی لیکن ایک ہی نظر سے کام نہیں بنتا، ایک زمانہ شیخ کی صحبت میں رہنا پڑتا ہے تب کہیں جا کر کام بنتا ہے۔ حافظ شیرازی نے اپنے شیخ حضرت نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ کے دروازہ پر اپنے کو مٹی بنا دیا، اپنے نفس کو مٹا دیا، ایک زمانہ شیخ کے ساتھ رہے تب اللہ نے انہیں اپنی نسبت عطا فرمائی۔

اگر مرید کی طلب صادق ہو، پیاس سچی ہو تو اللہ والوں کا دل خود آپ کی طرف مائل ہو جائے گا، شیخ آپ کے لئے رو رو کر سجدہ گاہ

اپنے آنسوؤں سے بھر دے گا۔

اگر ہیں آپ صادق اپنے اقرارِ محبت میں
طلب خود کر لئے جائیں گے دربارِ محبت میں

اور وہ اللہ والا پیر آپ کو دُنیاداری اور دُنیا کی چکر بازی نہیں سکھائے گا کیوں کہ وہ خود بھی دُنیا دار نہیں ہوتا اس لئے آخرت کی تیاری کرائے گا اور وہی نصیحت کرے گا جو حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے کی تھی۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے عرض کیا کہ مجھے کوئی نصیحت کر دیجئے مگر بہت مختصر سی نصیحت۔ تو آپ نے فرمایا؛

﴿اِعْمَلْ لِلدُّنْیَا بِقَدْرِ مَقَامِكَ فِیْهَا وَاعْمَلْ لِلْاٰخِرَةِ بِقَدْرِ مَقَامِكَ فِیْهَا﴾

دُنیا کے لئے اتنی محنت کرو جتنا دُنیا میں رہنا ہے اور آخرت کے لئے اتنی محنت کرو جتنا آخرت میں رہنا ہے۔ اور سب کو معلوم ہے کہ دُنیا سے جانے کے بعد کوئی واپس نہیں آتا۔ آخرت میں ہمیشہ رہنا ہے۔ جہاں ہمیشہ رہنا ہے وہاں کے لئے اتنی ہی عظیم الشان محنت کرو اور دُنیا کا قیام عارضی ہے یہاں کے لئے زیادہ محنت کرنا بے وقوفی ہے۔ یہ کیسی جامع نصیحت ہے، بس اِس کو یاد کرلو اور دل میں بٹھالو۔

غفلت کا ایک مجرب علاج

پھر بھی نفس کا مزاج ٹھیک نہ ہو اور نماز روزہ میں سُستی معلوم

ہوتی ہو تو روزانہ موت کو یاد کرو کہ ایک دن قبر میں لیٹنا ہے اُس وقت اللہ کو کیا جواب دوں گا۔ جس کا دل سخت ہوگیا ہو اور گناہوں کا عادی ہوگیا ہو تو روزانہ چار پانچ منٹ یہ مراقبہ کرو کہ میں مرگیا ہوں اور نہلا کر کفنا کر لوگ قبرستان میں گاڑ آئے ہیں قبر میں تنہا پڑا ہوں، بیوی بچے بزنس مکان سب چھوٹ گئے اب کوئی چیز کام آنے والی نہیں، صرف اعمال ساتھ ہیں۔ موت یقیناً آنی ہے اور جو چیز یقینی ہو اس میں کیا شبہ ہوسکتا ہے۔ موت تو ایسی حقیقت ہے جس کا کافر بھی انکار نہیں کرتے۔ کیا کسی کافر نے کہا ہے کہ موت نہیں آئے گی؟ لہٰذا سوچ لو کہ وہ کیا چیز ہے جس کی وجہ سے ہم نماز نہیں پڑھتے، جس کی وجہ سے ہم زکوٰۃ نہیں نکالتے، جس کی وجہ سے ہم ٹی وی دیکھتے ہیں، جس کی وجہ سے ہم وی سی آر دیکھتے ہیں، جس کی وجہ سے ہم گندے اعمال میں مبتلا ہیں؟ وہ چیز ہے دل کا بہلانا۔ لیکن سوچو کہ جب قبر میں جانا ہے، وہاں کیا چیز جائے گی، وہاں کس چیز سے دل بہلاؤ گے، وہاں کتنے ٹی وی اور کتنے وی سی آر جائیں گے؟ تو قبر میں وی سی آر تو نہیں ملے گا عذاب کے سیار (گیدڑ) ملیں گے لہٰذا وی سی آر کہتا ہے ہوشیار خبردار میرے پاس نہ آنا۔ ہوش میں آجاؤ اللہ کی نافرمانی سے دل کو مت بہلاؤ، اپنے مالک کو ناخوش کرکے جو غلام اپنا دل خوش کرتا ہے اُس کی خیریت نہیں ہے۔ ہدایت کے لئے یہی ایک جملہ کافی ہے کہ جو غلام اپنے مالک کو ناخوش کرکے اپنا دل خوش کرتا ہے اُس کی خیریت نہیں ہے کسی وقت بھی ڈنڈے

پڑ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ موقع دے رہے ہیں کہ شاید اب ٹھیک ہو جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کفٰی بالموت واعظاً موت کی یاد ہدایت کے لئے کافی ہے، موت کی یاد بہترین واعظ ہے جس سے بیٹری چارج ہو جائے گی اور اچھی صحبت میں بیٹھئے، جہاں کہیں نیک باتیں ملیں وہاں خود جاؤ۔ دیکھو پہلے لوگ کہاں سے کہاں جاکر دین سیکھتے تھے۔

دین کے لئے صحابہ کی محنت کی ایک ادنیٰ مثال

ایک شخص نے ملک شام سے مدینہ کا سفر کیا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ تھا اور کہا کہ یا امیرالمومنین جو التحیات آپ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکھائی تھی وہی مجھے سکھا دیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بھائی تم مدینہ شریف کس کام سے آئے ہو؟ اُنہوں نے کہا کہ میں صرف یہی مسئلہ پوچھنے شام سے مدینے آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تمہارا اور کوئی مقصد نہیں تھا؟ کہا کوئی اور مقصد نہیں تھا صرف یہی مقصد ہے، چونکہ آپ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی ہیں لہٰذا میں نے سوچا کہ آپ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے براہ راست سیکھا ہے لہٰذا وہی التحیات میں آپ سے سیکھ لوں جو آپ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سیکھی ہے۔ فرمایا کہ صرف یہی مقصد تھا؟ کہا کہ صرف یہی مقصد تھا،

صرف اسی مقصد سے آیا ہوں۔ امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینے والوں کو بلایا اور فرمایا اگر جنتی دیکھنا ہو تو اِس شخص کو دیکھ لو۔

موت کی تیاری کا وقت

آج ہمارا کیا حال ہے کہ ہم اپنے کھانے پینے اور ہگنے موتنے میں مشغول ہیں، رات کو کھالیا، صبح پیشاب پاخانہ نکال دیا، کھایا کمایا سو گئے، صبح اُٹھے شام ہوئی، شام سوئے صبح ہوئی عمریوں ہی تمام کرتے چلے جا رہے ہیں۔ ایک دن معلوم ہوا کہ عزرائیل علیہ السلام نے گلا دبا دیا اور معاملہ ختم ہو گیا لہٰذا پھر پچھتانے سے کیا ہوگا، قبر میں نہ نماز پڑھ سکو گے نہ روزے رکھ سکو گے۔ زمین کے نیچے کے لئے زمین کے اُوپر ہی کام کرنا ہے، نیچے جانے کے بعد پھر کوئی کام نہ کر سکو گے لہٰذا اس کا خیال رکھو کہ دین بن جائے، پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔ ۲۳ سال میں دین آیا ہے۔ دس منٹ میں آپ کو سارا دین کیسے سکھا سکتا ہوں لیکن دین سیکھنے کے لئے ہدایت کر رہا ہوں کہ اپنی آخرت کی فکر کرو۔

دونوں جہان میں آرام سے رہنے کا طریقہ

آخرت اور دُنیا کا ایسا تعلق ہے کہ جس کی آخرت برباد ہوتی ہے اُس کی دُنیا بھی برباد ہوتی ہے، جو اپنے مالک کو ناراض کرتا ہے وہ پردیس میں بھی آرام سے نہیں رہتا اور وطن میں بھی آرام سے نہیں رہتا، جیسے کوئی اپنے ابا کو ناراض کر دے تو پردیس میں بھی ابا اُس کا خیال نہیں کرتا اور وطن

میں بھی ڈنڈے لگاتا ہے اور ابا خوش ہے تو کہے گا کہ بیٹا پردیس جارہا ہے اس کو خوب پیسہ اور ڈالر دے دو تاکہ وہاں آرام سے رہے اور وطن میں اور زیادہ اس کی فکر رکھتا ہے کہ جب میرا بیٹا آئے گا تو اِدھر آرام سے رہے گا۔ اسی طرح جو اپنے ربا یعنی اللہ تعالیٰ کو خوش رکھتا ہے تو اللہ اُس کو دُنیا میں بھی آرام سے رکھتا ہے اور آخرت میں بھی، پردیس میں بھی اس کے لئے راحت کا انتظام ہے اور وطن میں تو ہے ہی راحت۔ ابا کی محبت تو مخلوق ہے پھر خالق کی محبت کا کیا کہنا، اُس کا تو ہم تصور بھی نہیں کرسکتے۔ بس وہ بندہ بہت مبارک ہے جو اپنے مالک کو خوش کرے اور دُنیا میں بھی عیش سے رہے اور آخرت میں بھی آرام سے رہے۔ اس لئے اگر مالک کو خوش کرنا ہے تو نفس کی غلامی کو چھوڑ دو، یہ دشمن ہے، دشمن کی بات کو مت مانو ورنہ پچھتاؤ گے۔ دشمن کتنا ہی رس ملائی اور گلاب جامن دکھائے تو سمجھ لو اِس میں دو قطرہ جمال گوٹا بھی ڈالا ہوا ہے، ذرا سی دیر کی لذت دے گا پھر ہگا کے چھوڑے گا، ایسا دست آئے گا کہ تمام گلاب جامن نکل جائے گی۔

الٰہ آباد کے ایک ڈاکٹر صاحب تھے، اُنہوں نے سُنایا کہ جب وہ میڈیکل کالج میں پڑھ رہے تھے تو لڑکوں نے تالہ توڑ کر اُن کا ناشتہ کھالیا جو اُن کے لئے اُن کی اماں نے دیسی گھی میں بنا کر بھیجا تھا۔ اُنہوں نے سوچا یہ کالج کے لڑکوں کی حرکت ہے، کالج کے لوگ زیادہ تر ایسے ہی ہوتے ہیں، وہ کہاں متقی اور ولی اللہ ہوتے ہیں، اکثر شیطان کے خلافت یافتہ ہوتے ہیں۔ البتہ وہ کسی کو خلافت صغریٰ دیتا ہے کسی کو خلافت کبریٰ دیتا ہے، اس کی خلافت کی

دو قسمیں ہیں۔ بہر حال اُن ڈاکٹر صاحب نے سوچا کہ ان کی خبر لینی چاہیے بس ایک دن بازار سے گلاب جامن لے آئے اور سیرنج سے ایک ایک قطرہ جمال گوٹہ ہر گلاب جامن میں ڈال دیا اور گلاب جامن کا ڈبہ الماری میں رکھ دیا اور معمولی سا تالہ برائے نام لگا دیا۔ لڑکوں کو تو چوری کی عادت پڑی ہوئی تھی، آئے اور تالہ کو جھٹکا دیا تالہ کھل گیا اور خوب ہنس ہنس کر ساری گلاب جامن کھا گئے لیکن ایک گھنٹے کے بعد پیٹ میں دست بدست جنگ شروع ہوگئی جس پر میرا شعر ہے۔

دست بدست جنگ کا عالم
کیا غضب کا جمال گوٹا تھا

لوٹا لے کر پاخانے جارہے ہیں اور واپس آئے، ابھی زمین پر لوٹا نہیں رکھا تھا کہ دوبارہ دست لگ گیا، لوٹا رکھنے کی فرصت نہیں ہوتی تھی، دست پر دست آرہے تھے۔ اتنے خطرناک قسم کے دست آئے کہ پرنسپل نے فوراً ہیلتھ آفیسر کو اور ایس پی کو فون کیا کہ میرے کالج میں ہیضہ پھیل گیا ہے، جلدی آئیے۔ لگتا ہے کہ کالج کے لڑکے سب مرے جارہے ہیں۔ اُن کو کیا خبر تھی کہ یہ گلاب جامن پر مرے تھے اس کا یہ انعام ہے۔ ہیلتھ آفیسر نے آکر سب کو کالرا کا انجکشن لگا دیا، اُسے کیا خبر کہ یہ سب چور ہیں خیر کسی طرح سب اچھے ہوگئے۔ بس اِسی طرح اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں سکون اور چین کا خواب دیکھنا حماقت ہے۔ مالک کو ناراض کرکے جو چین کا خواب دیکھتا ہے اُس سے بڑھ کر دُنیا میں کوئی پاگل نہیں ہے۔ گناہ کا

ماضی حال اور مستقبل سب بے چین ہے۔ جو لوگ گناہ کے عادی ہیں، جس وقت گناہ کرتے ہیں اُس وقت بھی اُن کا دل دھڑکتا رہتا ہے، پریشان رہتا ہے کہ کوئی دیکھ نہ رہا ہو اور اُن کا ماضی جب اسکیم بناتا ہے اُس وقت بھی سرگرم رہتا ہے۔ کوئی اُس وقت پیشانی پر ہاتھ رکھ کر دیکھ لے اور اُن کا مستقبل بھی بدحواس رہتا ہے کہ کہیں کوئی بدنامی نہ ہو جائے، کوئی انتقام لینے نہ آجائے۔ تو انسان کے تین زمانے ہیں، ماضی حال اور مستقبل۔ گناہ سے تینوں زمانے تباہ ہو جاتے ہیں گویا ذرا سی دیر کے مزے کے لئے اللہ کا غضب و قہر خرید کر زندگی برباد کرتا ہے اور یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ گناہ سے پیٹ نہیں بھرتا۔ نمکین پانی سے پیاس نہیں بجھتی۔ نمکین پانی جتنا پیتا ہے اتنی ہی پیاس بڑھتی چلی جاتی ہے۔ گناہ کرنے سے گناہ کے تقاضے اور بڑھتے چلے جاتے ہیں، ایک گناہ کے بعد دوسرے گناہ کو دل چاہے گا۔ نتیجہ کیا نکلے گا کہ گناہ چھوڑنا مشکل ہو جائے گا آخر اسی گناہ کی حالت میں موت آجائے گی اس وقت کیا حال ہوگا؟ دُنیا بھی گئی اور قبر میں بھی پٹائی شروع ہوگئی اس لئے دُنیا میں اگر جنت چاہتے ہو، اگر دُنیا ہی میں عیش چاہتے ہو تو اللہ کو راضی کرلو۔ میں پوچھتا ہوں کہ گناہ سے نفس کیا چاہتا ہے؟ عیش ہی تو چاہتا ہے نا! تو میں کہتا ہوں کہ عیش اللہ تعالیٰ کی رضا اور اُن کے نام میں ہے۔

انسان کا سب سے بڑا دشمن

دشمن کیا عیش دے سکتا ہے؟ نفس تو دشمن ہے، اللہ اُس کے شر سے بچائے وہ جن چیزوں میں عیش دکھاتا ہے اُن میں عیش ہو ہی نہیں سکتا۔

نفس شیطان سے بڑا دشمن ہے، کیوں کہ شیطان سے پہلے کوئی شیطان تھا؟ ہم لوگ تو کہہ دیتے ہیں کہ صاحب شیطان نے بہکا دیا لیکن شیطان کو کس نے بہکایا؟ اِسی نفس نے۔ شیطان سے پہلے کوئی شیطان نہیں تھا۔ اس کا نام تو عزازیل تھا، فرشتوں کے ساتھ رہتا تھا، لیکن اس کے نفس میں بڑائی آ گئی، اس کو نفس نے بہکایا کہ تو آدم علیہ السلام سے افضل ہے، نفس کی وجہ سے شیطان برباد ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ نفس شیطان سے بھی بڑا دشمن ہے۔ اِس لئے ہر وقت خدا سے پناہ مانگو اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِی رُشْدِیْ اے اللہ مجھے نیک باتوں کا الہام کرتے رہیئے وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ اور اِس نفس کے شر سے مجھ کو محفوظ فرمایئے۔ یہ نفس اتنا بڑا دشمن ہے کہ گناہ کیا چیز ہے یہ کفر تک پہنچا دیتا ہے۔ جتنے لوگ دوزخ میں جائیں گے سب نفس کی وجہ سے جائیں گے کفر والا بھی اور زنا والا بھی اور شراب والا بھی اور رشوت والا بھی اور بے نمازی بھی۔ سب خرابیاں نفس کی بات ماننے سے ہیں۔ نفس کہتا ہے کہ کہاں جاؤ گے سردی میں نماز پڑھنے۔ رضائی میں گرم رہو اس طرح دوزخ کی گرمی کا انتظام کرتا ہے۔ بتاؤ وہ گرمی جو اللہ کو ناراض کر دے نماز چھڑوا دے بولو وہ گرمی غلام کے لئے لعنت والی ہے یا نہیں؟ ایسی گرمی کو لات مارو اور رضائی سے کود کر باہر آ جاؤ اور اللہ کے گھر میں جا کر نماز پڑھو بس ان کو راضی کرو، پھر ہر حالت میں چین ہے ان شاء اللہ۔ جب کوئی ایسی شکل نظر آ جائے جس کی طرف دل کو کشش ہو تو اپنی نظروں کو وہاں سے پھیر دو۔ اللہ تعالیٰ کا بتایا ہوا نسخہ استعمال کرو۔ جب بیٹے کو پریشانی ہوتی ہے

تو اپنے ابا کی نصیحت یاد کرتا ہے۔ جب بندے کو پریشانی ہو تو اپنے ربا کی نصیحت یاد کرے، اللہ تعالیٰ تو ہمارے خالق ہیں، ارحم الراحمین ہیں، ان سے بہتر نسخہ ہمیں کوئی بتائے گا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب کسی کی شکل اچھی معلوم ہو، اُدھر دیکھنے کو دل چاہے تو فوراً کیا کرو یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ آنکھیں نیچی کرلو اور آگے بڑھ جاؤ وہاں آنکھ کو ٹکاؤ بھی مت۔ ان فانی سہاروں سے ٹیک نہ لگاؤ ورنہ شیطان اوور ٹیک (Overtake) کرے گا بس وہاں سے آنکھ بچاکر بھاگو فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ اللہ فرماتے ہیں کہ میری نافرمانی کے مقام میں مت رہو، وہاں سے بھاگو، وہاں ٹھہرنا جائز نہیں، اللہ کے عذاب اور غضب کی جگہ ایک پل بھی نہیں رہنا چاہئے کیوں کہ جس وقت انسان گناہ کرتا ہے مثلاً نظر کو خراب کرتا ہے اُس وقت اللہ کے غضب کی آگ برستی ہے، لعنت برستی ہے۔ حدیث میں آتا ہے لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے اُس بندے پر جو اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو دیکھتا ہے اور جو دکھاتا ہے جیسے وہ عورت جو اپنے کو بے پردہ دکھاتی ہے۔ دیکھنے والے اور دکھانے والے یا دیکھنے والی اور دکھانے والی دونوں پر لعنت برستی ہے۔ ناظر بھی ملعون ہو رہا ہے اور منظور بھی ملعون ہو رہا ہے دونوں طرف لعنت برس رہی ہے۔

گناہوں سے دل بہلانا حماقت ہے

اب کوئی کہے کہ صاحب پھر دل کاہے سے بہلائیں۔ پھر دُنیا میں کیا ہے؟ فیچر دیکھنا آپ منع کررہے ہیں وی سی آر سے آپ منع کررہے ہیں،

ریڈیو کے گانے سے آپ منع کر رہے ہیں تو ہم کہاں جائیں، کیا بس مسجد میں بیٹھے رہیں۔ مسجد میں کوئی نظر ہی نہیں آتا، کس کو دیکھیں اللہ میاں کا نام لیتے ہیں تو وہ بھی نظر نہیں آتا تو ہماری زندگی رنگین اور مزیدار کس طرح ہوگی؟ کیسے دن کٹیں گے؟ مطلب یہ ہوا کہ گناہوں میں دن اچھے کٹ رہے ہیں، اللہ سے، اپنے پیدا کرنے والے مالک سے رشتہ کاٹ کردن کاٹتے ہوئے شرم نہیں آتی، ایسی بات کرتے ہو۔ دُنیا میں ذرا سا کوئی احسان کردیتا ہے تو کہتے ہو کہ اس کی نافرمانی کرتے ہوئے شرم آتی ہے لیکن جس کی زمین پر رہتے ہو، جس کی زمین پر چل رہے ہو یہ زمین تمہارے باپ نے پیدا کی ہے؟ یہ سورج تمہارے دادا نے پیدا کیا ہے جس کی روشنی سے فائدہ اُٹھا رہے ہو۔ یہ آنکھیں جن کو تم غلط استعمال کرتے ہو، یا کرنا چاہتے ہو اِن آنکھوں کو تم کہاں سے لائے ہو، کیا یہ تمہاری جاگیر تھیں، یہ تمہارے ماں باپ نے نہیں بنائیں خدا نے بنائی ہیں، عقل کے ناخن لو، ہوش میں آجاؤ، پاگل مت بنو انسان کو اللہ نے عقل دی ہے۔ گناہوں میں چین نہیں ہے، جن شکلوں سے تم چین حاصل کرنا چاہتے ہو جب وہ شکلیں بگڑ جائیں گی پھر کہاں جاؤ گے چین حاصل کرنے؟

تم نے دیکھا بگڑتی بہت صورتیں
ان کی صورت بھی اک دن بگڑ جائے گی

یہ میرا ہی شعر ہے۔ اور میرا ایک قطعہ ہے ؎

حسینوں کا جغرافیہ میر بدلا کہاں جاؤ گے اپنی تاریخ لے کر
یہ عالم نہ ہوگا تو پھر کیا کرو گے زحل مشتری اور مریخ لے کر

چین صرف اللہ کی یاد میں ہے

اِسی میں چین اور اسی میں آرام ہے کہ گناہوں کو چھوڑ دو اور اللہ کا نام لو اور نام لینا سیکھو اور اُن بزرگوں کے پاس جاؤ جہاں اللہ کے نام میں مٹھاس ملتی ہے، جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت سے اور اپنے تعلق سے عقل عطا فرمائی ہے، کچھ دن اُن کے پاس جا کر رہو۔ خانقاہ میں چالیس دن کے لئے وقت نکالو پھر دیکھو کیا ہوتا ہے۔ کسی کو پھیپھڑے کا کینسر ہو جائے اور ڈاکٹر کہے جاؤ مری پہاڑی پر جاؤ تمہارے پھیپھڑے میں داغ لگ رہا ہے پھر جائے گا یا نہیں؟ اللہ والوں کے پاس روح کی بیماریوں کا علاج ہوتا ہے، اہل اللہ کی صحبت سے اللہ ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نظر تو نہیں آتا مگر دل میں آتا ہے اسی لئے انبیاء اور اولیاء کے دلوں پر ہر وقت رحمت برستی ہے۔

تعلق مع اللہ کی بے مثل لذت کی دلیل

نبی ایک ہوتا ہے لیکن سارے عالم کا تنہا مقابلہ کرتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کافروں نے کیسی کیسی پیشکش کی کہ آپ ہمارے بتوں کو بُرا نہ کہیں، اسلام نہ پھیلائیں، خدا کی عظمت اور تعریف نہ بیان کریں ہمارے بتوں کے ساتھ گٹھ جوڑ کر لیں تو مکہ کی جو عورت آپ کو پسند ہو ہم آپ کو فراہم کریں گے، اگر کوئی سلطنت و ریاست چاہتے ہیں تو

پورے عرب کی سلطنت ہم آپ کو دینے کے لئے تیار ہیں۔ تاریخ دیکھ لو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟ فرمایا کہ اگر تم لوگ میرے ایک ہاتھ میں سورج اور دوسرے ہاتھ میں چاند لا کر رکھ دو تو میں اللہ کی وحدانیت کی تبلیغ سے باز نہیں آؤں گا۔ اگر اللہ کے نام میں مزہ نہ ہوتا تو انبیاء اور اولیاء اپنی جانیں قربان نہ کرتے مگر ہم اس مزہ سے بے خبر ہیں کیوں کہ اس مزہ کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے اس لئے ہمیں اللہ کی قدر نہیں لیکن قبر میں جا کر دیکھو گے کہ جن سے دل بہلایا اُن سے کیا پایا اور اللہ والوں کو دیکھو گے کہ اُن کے کیا مزے ہیں۔ اللہ نے عالم غیب کا پرچہ رکھا ہے۔ اگر یہ پرچہ آؤٹ ہو جاتا تو سارے کافر مسلمان ہو جاتے لیکن سمجھ لو کہ حقیقت یہ ہے کہ ۔

جیسی کرنی ویسی بھرنی نہ مانے تو کر کے دیکھ
دوزخ بھی ہے جنت بھی ہے نہ مانے تو مر کے دیکھ

کیوں بھائی سمجھے؟ بس جاؤ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ پر ایمان لاؤ اور آرام سے رہنا سیکھو اور جو آپ کے فرماں بردار غلام ہیں، جو سنت و شریعت کے پابند ہیں وہی اولیاء اللہ ہیں بس ان سے دین سیکھو۔

دین کس سے سیکھیں

دُنیا میں اپنا سامان قلی کو دینے سے پہلے بیلٹ کے ساتھ پٹہ دیکھتے ہو کہ نمبر ہے یا نہیں، قلی سرکاری ہے یا نہیں۔ اگر کوئی کتنے ہی قیمتی لباس میں ہو اور کہے کہ صاحب مجھے سامان دید یجئے تو آپ دیکھتے ہی کھٹک جائیں گے

کہ پتہ نہیں یہ کون ہے۔ ہوسکتا ہے کہ یہ ہمارا مال لے کر بھاگ جائے۔ تو دُنیائے حقیر کا ایک معمولی بستر آپ بغیر سمجھے بوجھے کسی کو نہیں دیتے تو بتائیے کیا یہ جائز ہے کہ جس کو چاہو اپنا ایمان دے دو، جس کو چاہو پیر بنالو چاہے جو گنجیڑی بھنگیڑی بیڑی پیتا ہو ڈاڑھی منڈائے ہوئے آجائے بغیر سوچے سمجھے اس کو پیر بنالو۔ ایک بستر کے لئے قلی کا نمبر دیکھتے ہو، ایمان کی حفاظت کے لئے بھی دیکھا کہ جس کے ہاتھ میں ہاتھ دے رہے ہو یہ بھی سرکاری آدمی ہے یا نہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے آثار اس میں ہیں یا نہیں؟ اتباع سنت کا سرکاری نمبر اس کے پاس ہے یا نہیں؟ ایک نقلی پیر کو دیکھ کر میزبان کا چھوٹا سا بچہ سمجھ گیا، وہ اپنے ابا سے کہہ رہا تھا کہ یہ کیسا پیر ہے کہ ڈاڑھی منڈی ہوئی ہے اور بیڑی پیتے ہوئے چلے جارہے ہیں۔ اگر ایسے کسی گمراہ پیر سے بیعت ہوگئے تو شرعاً اس بیعت کا توڑنا واجب ہے۔

اللہ والے کون ہیں؟

ارے اللہ والوں کا بڑا مقام ہے بھائی! اولیاء اللہ بڑے درجے کے ہوتے ہیں۔ تہجد پڑھتے ہیں راتوں کو جاگتے ہیں اشراق پڑھتے ہیں، گناہوں سے بچتے ہیں، قرآن و حدیث کا ضروری علم ان کے سینوں میں ہوتا ہے، شریعت و سنت پر دل و جان سے عمل پیرا ہوتے ہیں ان کو علم ہوتا ہے کہ کیا سنت ہے کیا نہیں۔ پیر بننا ایسا آسان تھوڑی ہے کہ پیر کا بچہ پیر ہوجائے۔ کیا پائلٹ کا بچہ پائلٹ ہوسکتا ہے اگر جہاز اُڑانا نہ سیکھے؟

کیا حافظ کا بچہ حافظ ہوسکتا ہے اگر قرآن حفظ نہ کرے؟ اِسی طرح ولی کا بچہ بھی ولی نہیں ہوسکتا جب تک اعمالِ ولایت اس کے اندر نہ ہوں۔ ہم اُس کو کیسے ولی مان لیں جو نہ نماز پڑھتا ہے، نہ روزہ رکھتا ہے، نہ گناہوں سے بچتا ہے، چرس پیتا ہے، ڈاڑھی منڈاتا ہے اور عورتوں سے پاؤں دبواتا ہے وہ ولی نہیں شیطان ہے لاکھ کسی بزگ کی اولاد ہو۔ ولی ہونے کے لئے صرف ولی کی اولاد ہونا کافی نہیں، اولیاء اللہ کے اعمال اور اولیاء کے اخلاق ہونا بھی ضروری ہے اور سنت و شریعت کا پابند ہونا بھی ضروری ہے۔

جانشینی کا فتنہ

لیکن آجکل جو فتنہ پیدا ہوا اس کی وجہ جانشینی ہے۔ یہ غلط عقیدہ دلوں میں جم گیا کہ پیر کا بچہ پیر ہوتا ہے۔ دیکھو جتنے اولیاء اللہ گذرے ہیں اُن کی اولاد بھی عموماً نیک ہوتی تھی لیکن ایک آدھ پشت کے بعد وہ بگڑ گئے۔ نماز روزہ بھی چھوڑ دیا تو جب بگڑ گئے تو سوچتے ہیں کہ اب روزی کیسے چلے گی، باپ دادا کی دینی میراث حاصل نہیں کی، اور دُنیا کمانے کی صلاحیت بھی نہیں ہے، مفت کی کھا کر کاہل اور کوڑھی ہوجاتے ہیں اور عمل ہے نہیں، قرآن و حدیث پڑھا نہیں تو سوچتے ہیں کہ باپ دادا کی ہڈیاں بیچو اور قبروں پر لوگوں کو جمع کر کے ڈگڈگی اور طبلہ بجواؤ اور قوالی کراؤ ورنہ لوگ کیسے آئیں گے۔ لوگوں کو پھنسانے کے لئے کچھ مزہ بھی تو ہونا چاہئے اس لئے بریانی کھلاؤ، طبلہ سارنگی بجاؤ قوالی کراؤ اور کچھ کرامتیں اپنے بزرگوں کی بیان کردیں تاکہ لوگ معتقد ہوجائیں کہ یہ بزرگوں کی

اولاد ہیں اور لوگوں سے پیسہ اینٹھنے کے لئے یہ غلط عقیدہ مشہور کردیا کہ بزرگوں کی اولاد بھی بزرگ ہوتی ہے چاہے بدعمل ہو۔ نعوذ باللہ! یہ بالکل جاہلانہ عقیدہ ہے کہ پیر کا بچہ بھی پیر ہوتا ہے۔ اگر کوئی یہاں اٹامک انرجی کے ڈائرکٹر سے کہے کہ چونکہ میں ایم ایس سی ہوں اِس لئے میرے بچہ کو بھی ایم ایس سی مان لو اور اس کو نوکری دو تو ڈائرکٹر جنرل کیا کہیں گے کہ ان کو دماغ کے ڈاکٹر کے یہاں لے جاؤ کیوں کہ ان کی عقل کا اسکرو ڈھیلا ہو گیا ہے۔ اچھا دیکھئے آپ نے ایک کار خریدی اور ایک ڈرائیور سے کہا کہ مجھے ایک ڈرائیور چاہئے۔ کہنے لگا کہ صاحب میں تو بہت بزی ہوں آپ میرے بچہ کو ڈرائیور بنالیجئے۔ آپ نے کہا کہ بچہ نے ڈرائیوری سیکھی ہے، کہا کہ نہیں سیکھی لیکن ڈرائیور کا بیٹا ہے۔ جب آپ پیر کے بچے سے مرید ہوجاتے ہیں تو اس سے بھی مرید ہوجایئے، تو آپ اس کو ڈرائیور رکھیں گے؟ کہیں گے کہ صاحب یہ میری جان لے لے گا اور موٹر بھی تباہ کردے گا اور کوئی ایمان تباہ کردے اس کی پرواہ نہیں، آخرت جہاں ہمیشہ رہنا ہے وہ تباہ ہوجائے اس کی پرواہ نہیں۔ پیر کا بیٹا چاہے کتنا ہی بدعمل ہو اس کو پیر بنانے کے لئے تیار ہیں ارے تم پیر کے چکر میں پڑے ہو، نبی نوح علیہ السلام کے بیٹے کے متعلق قرآن پاک میں کیا ہے اِنَّهٗ لَيۡسَ مِنۡ اَهۡلِكَ یہ آپ کی اولاد نہیں ہے نالائق ہے۔ اولاد نالائق ہو تو اس کے باپ کی طرف اس کی نسبت نہیں ہوتی ۔ دیکھو قرآن اعلان کررہا ہے اِنَّهٗ لَيۡسَ مِنۡ اَهۡلِكَ حالانکہ حضرت نوح علیہ السلام

نے فرمایا تھا کہ اے اللہ یہ میرا بیٹا ہے اس کو نجات دے دیجئے فرمایا نہیں یہ تمہارا اہل نہیں ہے کیوں کہ ہمارے طریقے پر نہیں ہے، ہماری بات نہیں مانتا تو جب یہ میرا نہیں تو تیرا کیسے ہوگا۔ حضرت نوح علیہ السلام سے اللہ فرما رہے ہیں کہ اے نبی تم تو ہمارے ہو لیکن یہ تمہارا بیٹا ہمارا نہیں بنا، ہم پر ایمان نہیں لا رہا ہے لہٰذا تمہارا کیسے ہوگا۔ جو ہمارا نہیں تمہارا نہیں، یہ تعلق ہونا چاہیے۔ کیوں صاحب کوئی آپ کی دوستی کا دعویٰ کرتا ہو لیکن اگر آپ کے دشمن سے چپکے چپکے جا کر چائے پیتا ہو، ہنستا بولتا ہو تو اس سے آپ دل کھٹا ہو جائے گا کہ یہ ٹھیک آدمی نہیں ہے بکاؤ مال ہے، جہاں چائے انڈا پا جاتا ہے وہاں چلا جاتا ہے۔ کچھ سوچو اللہ نے عقل بھی تو دی ہے۔ اب مان لو کہ دشمن لگے ہوئے ہیں اور وہ بجلی سپلائی کر رہے ہیں بعض بجلی میں زہریلے مادے اور کیمیکل ڈال دیتے ہیں جس سے سب بے ہوش ہو جاتے ہیں تو آپ کو دیکھنا چاہیے کہ حیدر آباد کی کارپوریشن تک اس کی تار ہے یا نہیں یا کوئی اور دشمن خیمہ لگائے ہوئے کہیں بیٹھا ہوا ہے اور اُنہوں نے اپنی کوئی تار جوائنٹ کر دی ہے۔ پس وہ دین جو سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو عطا فرمایا تھا اور اس سے جو جوائنٹ لائن آ رہی ہے وہ سنت و شریعت ہے۔

جعلی پیروں کا فریب

لیکن جعلی پیروں نے اس میں بدعت شامل کر دی۔ چرس بھی پی رہے ہیں لنگوٹی باندھے ہوئے لیکن نادان اور جاہل سمجھتے ہیں کہ بھئی

صاحب یہ تو پڑے پہنچے ہوئے ہیں، انہی کے حکم سے یہ سب سورج اور چاند چل رہا ہے۔ یہ جو لنگوٹ باندھے ہوئے بیٹھے ہیں نماز ایک وقت کی نہیں پڑھتے تمہیں کیا پتہ ان کا کیا مقام ہے، ان کی چرس پر مت جاؤ، ان کی منڈی ہوئی ڈاڑھی پر مت جاؤ، یہ تو بہت اُونچے مقام کے لوگ ہیں، ان مولانا لوگوں کی باتوں میں مت آو، یہ قرآن وحدیث کی باتیں مت مانو، روحانیت کا راستہ اور ہے، مولویت کا راستہ اور ہے، سنت وشریعت کا راستہ اور ہے، طریقت کا راستہ اور ہے۔ نعوذ باللہ ان کے نزدیک قرآن وحدیث کا راستہ اور ہے اور صوفیوں کا راستہ اور ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں؛

﴿ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ ﴾

اے میرے نبی کے صحابہ جن کے دور میں جبرئیل علیہ السلام کی آمد و رفت ہو رہی ہے اور جن کے سامنے نبی پر قرآن اُتر رہا ہے اور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں جن کی تربیت ہو رہی ہے اُن سے اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جب تم ہمارے نبی کی بیویوں سے سوال کرو، یا بازار سے سودا سلف لانے کے لئے کچھ پوچھنا ہو تو پردہ کے باہر سے پوچھو، دیکھو اندر مت جاؤ۔ کیوں صاحب صحابہ سے بڑھ کر کون پاک ہوسکتا ہے اُن سے تو پردہ کرایا جارہا ہے اور نبی کی بیبیاں جو اتنی پاک ہیں کہ اُمت کی مائیں ہیں جہاں قرآن نازل ہو رہا ہے، جس گھر میں جبرئیل علیہ السلام آرہے ہیں ایسا پاک اور پیارا گھرانہ وہاں تو پردہ ہو اور آج کا پیر کہے کہ ارے مولویوں

کے چکر میں مت پڑو، مرد بھی بیٹھے ہیں عورتیں بھی ساتھ بیٹھی ہوئی ہیں اور قوالی ہورہی ہے اور حال بھی آ رہا ہے۔ ایک شخص لالوکھیت کے ایک پیر سے مرید تھا وہاں قوالی ہوتی تھی، مسجد میں نماز کی جماعت ہورہی ہے اور وہاں قوالی ہورہی ہے کوئی مسجد میں جماعت میں نہیں گیا۔ یہ کیا بات ہے کہ نماز اور روزہ چھڑوا کر طبلہ بجوایا جارہا ہے گویا نعوذ باللہ طبلہ عبادت ہے۔ ذرا سوچو کہ تمہارے نبی نے بھی کبھی طبلہ بجایا ہے ہمیں کسی حدیث میں دکھلاؤ سب سے پہلے میں تم سے طبلہ بجوا دوں گا۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی میں کبھی طبلہ بجایا ہوتا، سارنگی بجائی ہوتی، قوالی ہوئی ہوتی، لوگ اُچھلے کودے ہوتے تو بخاری شریف اوراحادیث کی دوسری کتابوں میں سب آجاتا کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم اس دین کے ذمہ دار ہیں، اس دین میں کوئی ملاوٹ نہیں کرسکتا۔ اللہ نے فرمایا کہ میں نے قرآن نازل کیا ہے اور اس کی حفاظت میرے ذمہ ہے۔ توریت اور انجیل کی بات چھوڑیئے، سابقہ آسمانی کتابوں کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے نہیں لیا تھا، وہ پہلی اُمتوں کے علماء کے ذمہ کیا تھا وہ پیٹو بن گئے اور آسمانی کتابوں کو بیچنے لگے اور تحریف کردی لیکن قرآن پاک کی حفاظت مع احادیث کے اللہ نے اپنے ذمہ لی ہے۔ لہٰذا ان جاہل پیروں کے کہنے سے طبلہ سارنگی دین نہیں ہو جائے گا۔ دین قیامت تک وہی رہے گا جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر نہیں چلتا اُس کو اصلی نہ سمجھو، پیر کی تعریف یہ ہے کہ وہ پیروی کرتا ہو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی، جو آپ کے نقش قدم پر چلتا ہو اور جو بے پردہ عورتوں سے بے محابا ملتا ہو وہ ہرگز پیر نہیں، بدمعاش ہے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صحابیات سے، نامحرم عورتوں سے پردہ کیا ہے تو کیا وجہ ہے کہ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام پردہ نہ کریں، یہ غلام ہی نہیں ہے نالائق غلام ہے، نافرمان غلام ہے۔ جو لڑکیوں سے، عورتوں سے پردہ نہ کرے وہ پیر نہیں پیَر ہے۔ قیامت کے دن صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کام آئے گی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم کام آئیں گے۔ آپ کے نقشِ قدم ہی جنت تک لے جانے والے ہیں۔ میرا شعر ہے۔

نقشِ قدم نبی کے ہیں جنت کے راستے
اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

آپ کے نقشِ قدم کے سوا ہر راستہ گمراہی ہے۔ اس پر میرے چند اور اشعار ہیں۔

جو چلا نقشِ پائے نبی پر
کامراں ہے وہ دونوں جہاں میں
مومن جو فدا نقشِ کفِ پائے نبی ہو
ہو زیرِ قدم آج بھی عالم کا خزینہ
گر سنّتِ نبوی کی کرے پیروی اُمت
طوفاں سے نکل جائے گا پھر اس کا سفینہ

قوالی کے حال کا چشم دید واقعہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں گانے بجانے کو مٹانے کے لئے آیا ہوں تو طبلہ سارنگی کیسے دین ہو جائے گا۔ غرض لالوکھیت کے اُس مرید نے اپنا چشم دید واقعہ بیان کیا کہ طبلہ پر جب قوالی شروع ہوئی تو جوان لڑکے جوان لڑکیاں سب ایک ہی جگہ بیٹھے ہوئے ہیں کوئی پردہ نہیں۔ اتنے میں بعضوں کو حال آنا شروع ہوا، لڑکیاں بھی کود رہی ہیں لڑکے بھی کود رہے ہیں تو ایک نوجوان صاحب دری پر بے ہوش ہو کر گر گئے اُس کے بعد لوٹنے لگے لوٹتے لوٹتے اُن کا پائجامہ تمام منی سے لت پت ہو گیا یعنی انزال ہو گیا۔ جس شخص نے یہ منظر دیکھا تو اُس نے توبہ کر لی کہ اگر یہ فعل پاک ہوتا تو یہ ناپاک کیوں ہوتا۔ بھلا نماز میں کسی کی منی نکلے گی؟ تلاوت کرتے کرتے کوئی ناپاک ہوتا ہے؟ معلوم ہوا کہ جن لڑکیوں کی شکل دیکھی تھی کودنے میں وہی شکل سامنے آ گئی اور لوٹتے لوٹتے اُسی کے ساتھ عالم تصور میں سب کچھ کر لیا۔ تو بتاؤ یہ کیا ہو رہا ہے۔

ساز اور باجا بے ایمانی پیدا کرتا ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں؛

﴿ اِنَّ الْغِنَاءَ یُنْبِتُ النِّفَاقَ کَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ ﴾

گانا بجانا بے ایمانی پیدا کرتا ہے جیسے پانی کھیتی کو اُگاتا ہے۔

حضرت عبد اللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ؛

اَلْغِنَاءُ رُقْیَۃُ الزِّنَا

گانا زنا کا منتر ہے یعنی زنا کو پیدا کرتا ہے چنانچہ امریکا کا ایک طالب علم کراچی آیا اُس کے والد بہت نیک تہجد گذار، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے تو اُس نے کہا کہ صاحب گانا شریعت نے کیوں منع کیا ہے، ہم امریکہ میں رہتے ہیں خوب گانا سُنتے ہیں، وہاں تو ہر وقت گانا ہی گانا رہتا ہے۔ میں نے کہا کہ گانا بجانا اس لئے شریعت نے منع کیا ہے کہ گانا بجانے سے زنا کے تقاضے شروع ہوجاتے ہیں۔ جس لڑکی کی آواز اچھی ہوگی کیا اُدھر گندے خیال نہیں جائیں گے؟ اس پر وہ اتنا خوش ہوا اور کہا بس صاحب اب سمجھ میں بات آگئی بس آج سے گانا نہیں سُنیں گے۔

ہر گناہ مضر ہے

تو جس چیز سے شریعت نے منع کیا ہے ہمارے فائدے کے لئے منع کیا ہے۔ جتنی بھی نافرمانیاں ہیں ان سے صحت بھی خراب ہوتی ہے۔ اچھا ہمیں کوئی گناہ ایسا بتادو جو بندوں کے لئے مفید ہو۔ ابا اپنے بیٹے کو اگر کسی چیز سے منع کریں گے تو کیا وہ مفید ہوگی؟ مفید کام سے ابا اپنی اولاد کو منع کرسکتے ہیں؟ تو ربا کے بارے میں کیا یہی سمجھتے ہو کہ باپ کی رحمت کا خالق، ماں کی رحمت کا پیدا کرنے والا وہ ہمیں مفید باتوں سے منع کردے گا؟ جس میں ہمارا نقصان تھا ان ہی چیزوں سے منع کردیا مثلاً نامحرم عورت پر نظر ڈال دی تو ہوسکتا ہے کہ وہ زیادہ پسند آجائے اور تم اپنی بیوی پر ظلم کرنے

لگو۔ بدنگاہی سے شریعت اس لئے منع کرتی ہے۔ آج کتنے گھر رو رہے ہیں، اِدھر اُدھر نظر ڈالی وہاں پھنس گئے اب بیوی بیچاری رات دن رو رہی ہے۔ کہتی ہے تعویذ دے دو شوہر تو میری طرف منہ ہی نہیں کر رہے ہیں، وہ کسی اور لڑکی سے پھنسے ہوئے ہیں۔ سارے گھر کا چین چھن جاتا ہے۔ دیکھو شریعت نے نگاہ کی حفاظت کا حکم دیا اس سے کتنا فائدہ ہے کہ جو لوگ جتنا آنکھوں کو بچا کر رکھتے ہیں، جتنے پرہیزگار ہوتے ہیں وہ اپنی بیویوں سے جیسی محبت کرتے ہیں اُس کی مثال نہیں مل سکتی اور جو لوگ بدنگاہی میں مبتلا ہیں اُن کے اخلاق خراب ہیں، اُن کی بیویاں رو رہی ہیں۔ مجھ سے تو پوچھو، میرے پاس تو یہ ساری خبریں آتی رہتی ہیں۔ بعض بیویاں روتی ہوئی کہتی ہیں کہ صاحب جی چاہتا ہے کہ زہر کھالوں، شوہر فلاں عورت کے پاس جاتا ہے، رات کو بارہ بجے آتا ہے، مجھ سے ٹھیک سے بات بھی نہیں کرتا۔ کہتا ہے کہ مجھے تم اچھی نہیں لگتی ہو اس لئے میں فلاں عورت کے پاس جاتا ہوں، مجھ سے منہ پھیر کر سو جاتا ہے۔ بدنگاہی سے گھر دوزخ بن جاتا ہے۔ اس لئے جو جتنا شریعت کا پابند ہے چین سے ہے اُس کے گھر والے بھی چین سے ہیں۔ اس لئے ایک دیندار اللہ والی عورت سے اُس کے شوہر نے پوچھا کہ کیا میں ڈاڑھی رکھ لوں تو اُس کی بیوی نے کہا کہ ضرور رکھ لو۔ تم جب ڈاڑھی رکھو گے تو تم ہمارے ہی رہو گے، دوسروں کے نہ بن سکو گے کیوں کہ ٹیڈیاں آج کل کے ڈاڑھی والوں کو پسند نہیں کرتیں اس لئے تم فوراً رکھ لو۔ یہ کتنی بڑی چیز ہے۔ یہ آپ کے شہر حیدر آباد ہی کا واقعہ ہے یہ اس کی نہایت

ایمانداری کی بات ہے، نیک عورت چاہے گی کہ میرا شوہر اللہ والا بن جائے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا غلام بن جائے۔ تو میں اس عورت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ نہایت ہی لائق خاتون ہے۔ اللہ اس کے درجات کو بلند فرمائے اور جزائے خیر دے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی پہچان

تو لالوکھیت کے جعلی پیر کا واقع چل رہا تھا۔ اس پیر کے ایک مرید نے جب دیکھا کہ یہاں قوالی میں انزال ہو رہا ہے، مرد عورتیں اکٹھے بیٹھے ہیں طبلے سارنگیاں بج رہی ہیں، بریانی کی بوٹیوں پر جھگڑے ہو رہے ہیں، جماعت کی نمازیں چھوڑی جا رہی ہیں، قوالی سُن رہے ہیں نمازیں قضا کر رہے ہیں تو اس کا دل کھٹک گیا اس نے مجھ سے پوچھا۔ میں نے کہا دیکھو اللہ تعالیٰ نے جو دین نازل کیا اُس میں نعوذ باللہ ایسی خرافات ہو سکتی ہیں؟ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کبھی طبلہ بجا ہے؟ کیا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طبلہ بجایا ہے سارنگی بجائی ہے کبھی قوالی کی ہے؟ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر صحابہ جا کر عرس کرتے تھے؟ اور وہاں یہ طبلے وغیرہ بجتے تھے جو آج قبروں پر ہو رہا ہے؟ کیوں دین کی پاک لائن میں غیر دین کی گٹر لائن ملاتے ہو۔ اگر شہر کے پانی کی صاف پائپ لائن میں گندے گٹر کی پائپ لائن مل جائے اور پانی پینے میں بدبو آنے لگے تو سب چلانے لگتے ہیں کہ بھائی پانی کی لائن میں گٹر لائن مل گئی ہے، بدبو آ رہی ہے، ہم

اور ہمارے بچے بیمار پڑ جائیں گے۔ آہ! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دین کی جو صاف پائپ لائن عطا فرمائی تھی آج کچھ شیطان قسم کے لوگ اس میں بدعت کی، شرک کی گٹر لائن ملا رہے ہیں اور نتیجہ کیا ہو رہا ہے، دیکھ لو کہ لوگ مشرک اور بدعتی بنتے چلے جا رہے ہیں۔ ہر بدعت کا عذاب یہ ہے کہ جہاں بدعت ہوگی وہاں سنت دفن ہو جاتی ہے۔ جتنے بڑے بڑے بدعتی پیر ہیں میں اُن سے پوچھوں گا کہ بتاؤ وضو کی کیا سُنتیں ہیں، نماز کی کیا سُنتیں ہیں، مسجد میں آنے جانے کی سنت سُنا دو، سوتے وقت کی دُعا سُنا دیں، سو کے اُٹھنے والی دُعا سُنا دیں۔ عاشقِ رسول بنتے ہیں اور رسول کی سُنتوں کا علم نہیں۔ اِس لئے اُس مرید نے جعلی پیر سے بیعت توڑ دی اور اہل حق کے سلسلے میں داخل ہوگیا۔

حضرت پیر محمد شاہ سلونی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

ہندوستان کے ضلع رائے بریلی میں ایک شہر ہے سلون۔ وہاں ایک بہت بڑے ولی اللہ گذرے ہیں پیر محمد شاہ سلونی رحمۃ اللہ علیہ۔ یہ عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں تھے اور اتنے بڑے ولی اللہ تھے کہ عالمگیر نے اُنہیں خط لکھا کہ میں حیدر آباد دکن پر حملہ کرنے جا رہا ہوں، بہت مصروف ہوں اگر آپ دہلی کے بزرگوں کی قبروں کی زیارت کرنے تشریف لائیں تو ہمیں بھی آپ کی زیارت نصیب ہو جائے گی تو بادشاہ کو کیا جواب لکھتے ہیں، میں نے وہ جواب خود پڑھا ہے، چھپا ہوا ہے۔ لکھتے ہیں فقیر را با بزم سلطانی چہ کار،

کریمے دارم چوں گرسنہ می شوم مہمانی می کند چوں بخسپم پاسبانی می کند کریمے ما بس باقی ہوس یعنی فقیر کو بادشاہوں کی محفل سے کیا کام میں ایک کریم سے تعلق رکھتا ہوں یعنی اللہ سے جب بھوکا ہوتا ہوں تو وہ میری مہمانی کرتا ہے، جب سو جاتا ہوں تو میری حفاظت کرتا ہے، میرا کریم میرے لئے کافی ہے باقی سب ہوس ہے، یہ شان تھی، یہ جواب دیا، اتنے بڑے ولی اللہ تھے۔

جعلی گدّی نشین کا حال

لیکن ان ہی کے خاندان میں ایک گدی نشین ایسا شیطان ہے جو دو دو رنڈیوں کو بیٹھا کر تانگہ پر چلتا ہے۔ اس سے ایک شخص بیعت ہو گیا، ایسے مرید بھی اندھے ہوتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ خدا ایسی اندھی پیری مریدی کی لعنت سے بچائے اُس کا وہ مرید ایک دن ناظم آباد آیا، خانساماں تھا۔ دواخانہ ایسی چیز ہے جہاں ہر قسم کے لوگ آتے ہیں۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ بھئی تم کس سے مرید ہو؟ اُس نے کہا کہ ہاں صاحب میں مرید ہوں سلون ضلع رائے بریلی والے پیر صاحب سے۔ اب میں کھٹکا کہ یہ تو اُس جگہ کا نام لے رہا ہے جہاں وہ چکر باز پیر رہتا ہے۔ تو میں نے کہا کہ اچھا تم سلون کے رہنے والے ہو؟ اُس نے کہا ہاں میں مرید ہوں فلانے پیر کا، میں نے کہا اچھا اُس پیر سے تم مرید ہو وہ پیر تو عورتوں سے پردہ نہیں کرتا، اُس نے کہا ہاں صاحب پردہ تو نہیں کرتے بلکہ دو دو عورتیں جو زانیہ بدکار، بدمعاش ہیں اُن کے دائیں بائیں ہوتی ہیں۔ لیکن پیر صاحب بڑے پرہیزگار

آدمی ہیں کچھ کرتے نہیں، ازار بند کو پکڑے رہتے ہیں، بڑے پکے ہیں، اُن کو کچھ مت کہو بڑے پاک صاف ہیں اِدھر اُدھر عورتیں ہوتی ہیں، بس اُن سے ذرا دل بہلا لیتے ہیں، اُن سے اشعار سُن لیتے ہیں۔ مجھے بڑی ہنسی آئی کہ بیچارہ نادان ہے، ایسے ہی نادانوں کو یہ لوگ پھانس لیتے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ ہم مکہ شریف میں نماز پڑھتے ہیں اور مسجد نہیں جاتے، بے نمازی ہیں۔ اس کو چھپانے کے لئے یہ چال چلی کہ کہتے ہیں کہ ہم کعبہ شریف میں نماز ادا کرتے ہیں۔ اب بتائیے، کسی بڑے سے بڑے ولی اللہ جیسے، جنید بغدادی، بایزید بسطامی، خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، حضرت شیخ عبد القادر جیلانی بڑے پیر صاحب ان بزرگوں نے کبھی کہا کہ ہم کعبہ شریف میں نماز پڑھتے ہیں، یہ اولیاء اللہ ہمیشہ سنت کے مطابق اپنی اپنی مسجدوں میں نمازیں پڑھتے تھے۔ اللہ اکبر! یہ تھے پکے نمازی، اور سنت کے عاشق اور ان جعلی پیروں کا حال یہ ہے کہ نماز پڑھتے نہیں اور لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے کہہ دیا کہ ہم کعبہ میں نماز پڑھتے ہیں تو میں نے اُس شخص سے کہا کہ دیکھو جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے پردہ فرمایا تو یہ جو پردہ نہیں کرتا یہ تمہارا پیر شیطان ہے شیطان، اس کی بیعت فوراً توڑ دو تو اُس نے کہا ارے صاحب ایسی باتیں نہ کہیے، وہ میری ٹانگ توڑ دیں گے۔ بتائیے انڈیا سے بلا پاسپورٹ ہواؤں میں اُڑ کر آ جائیں گے مگر خوف دیکھیے، نادانوں کو شیطان بھی ڈرا دیتا ہے کہ اگر ہم بیعت توڑ دیں گے تو ہماری ٹانگ ٹوٹ جائے گی تو کہا صاحب وہ وہیں سے ٹانگ

توڑ دیں گے، وہیں سے مجھ کو جلا کر خاک کر دیں گے، بڑے جلالی پیر ہیں۔ مجھے ہنسی معلوم ہوئی میں نے سوچا کہ یہ بیچارا سیدھا سادہ ہے اس کو سمجھانا چاہئے میں نے کہا اچھا سُو تم مفتی صاحب سے بیعت ہو جاؤ اُس کو میں نے یہ نہیں کہا کہ مجھ سے بیعت ہو جاؤ ورنہ اُس کو کھٹک ہوتی کہ یہ اپنے جال میں پھنسا رہے ہیں اور اس سے تڑا رہے ہیں تو ایسے وقت اللہ نے ہوشیاری دی میں نے کہا دیکھو یہاں ایک بزگ عالم ہیں، مفتی صاحب سنت و شریعت کے پابند ہیں اور وہ جو پیر ہے جو دو دو بے پردہ عورتوں میں رہتا ہے وہ خطرناک پیر ہے شریعت کے خلاف ہے میں وہیں کا رہنے والا ہوں میں وہاں رہا ہوں میں نے بتا دیا اُس کے یہاں ناچ گانا ہوتا ہے، نہ نماز نہ روزہ یہ سب کھانے کمانے کے چکر ہیں تھوڑا سا حال آجاتا ہے جو اس کا جال ہے اور حال پر میں نے اُس کو شعر سُنا دیا۔

حال تیرا جال ہے مقصود تیرا مال ہے
کیا خوب تیری چال ہے لاکھوں کو اندھا کر دیا

یہ کھانے کمانے کے دھندے ہیں اور کچھ نہیں جہاں سنت و شریعت نہ ہو وہاں دُنیا کا چکر ہے۔ اس نے کہا کہ اچھا صاحب اگر میری ٹانگ ٹوٹ گئی تو کیا ہوگا میں نے کہا کہ پہلے میری ٹانگ توڑے گا کیوں کہ اگر اُس کو پتہ چل جاتا ہے تو جان لے گا کہ میں تجھے اُس سے تڑوا رہا ہوں تو پہلے میری ٹانگ توڑے گا پھر تیری ٹوٹے گی اور میں نے کہا تیری نہیں ٹوٹنے دوں گا اطمینان رکھو اُس کو خوب اطمینان دلایا اور وہ مفتی صاحب سے بیعت ہو گیا اور

دُنیا سے ایمان کے ساتھ چلا گیا الحمد للہ شرک و بدعت و کفر سے توبہ کر کے بس جس کی بگڑی اللہ بنا دے تو اُس کا کیا کہنا۔

اللہ کا شکر ہے کہ اب کے کشمیر کے سفر میں بہت سے جعلی پیروں کا دھندا اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذریعے ختم کرا دیا۔ بہت سے توبہ کرنے والوں نے کہا کہ ہماری زندگی میں زندگی آ گئی۔ یہ جعلی پیر تو پیسہ بھی لوٹتے ہیں اور صحت بھی خراب کر دیتے ہیں۔ ساری ساری رات جگاتے ہیں، کھانا پینا بند کر دیتے ہیں اور ایسی ضربیں لگواتے ہیں کہ دماغ خراب ہو جاتا ہے۔

بعض جعلی پیروں کے چشم دید واقعات

میں جب سترہ سال کا تھا تو مجھے پیر کی تلاش ہوئی تو میں خانقاہوں میں گیا۔ الہ آباد میں بارہ خانقاہیں ہیں، بارہ پیر بیٹھے ہوئے ہیں اور سب خانقاہوں میں قبریں ہیں۔ یہ عجیب معاملہ ہے کہ پیری کے لئے قبر ضروری ہے چاہے گدھا مر جائے وہیں قبر بنا دیں گے، کتا مر جائے وہیں قبر بنا دیں گے اور قوالی شروع ہو جائے گی پھر دیکھئے اسی قبر سے سب مانگیں گے کہ بابا ہمیں لڑکا دے دو، ہمارا مقدمہ جتا دو، ہماری شادی کرا دو، اور قبر کے اندر انسان بھی نہیں کتا لیٹا ہوا ہے اور لوگوں کو ڈراتے ہیں کہ بڑے جلالی بزرگ ہیں، مزار پر سے کوئی چڑیا بھی اُڑ کر نہیں جا سکتی، جلا کر خاک کر دیتے ہیں۔ اس طرح لوگوں کو شرک میں مبتلا کر کے ایمان تباہ کر کے پیسے کماتے ہیں۔

خیر میں ایک پیر کے پاس گیا، میری بھی کم عمری تھی، مجھے تلاش تھی کہ کوئی اللہ والا مل جائے تو میں بھی اُس سے اللہ کی محبت سیکھوں۔ ایک جگہ

دیکھا کہ ایک پیر صاحب بیٹھے ہوئے تھے اور اُن پیر صاحب کا اگر لباس بتادوں تو رنڈیوں سے کم نہ تھا، ریشم کا ہرا کرتہ پہنے ہوئے سلمٰی ستارے کی ٹوپی لگائے ہوئے آنکھوں میں سُرمہ لگائے ہوئے تھے، پھر اُس کے بعد قوالی شروع ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ ایک صاحب کو حال آگیا اور حال آتے ہی وہ پیر صاحب کے پیروں پر سجدہ میں پڑ گیا، باقاعدہ سجدہ کیا، سجدہ جو صرف اللہ کے لئے خاص ہے، اللہ کے علاوہ کسی کو سجدہ کرنا حرام ہے لیکن وہ اس پیر کو سجدہ کر رہا تھا اور صاحب اُن کے اوپر پیسے برس رہے تھے۔ کہتے ہیں کہ جس کو حال آگیا وہ کامیاب ہوگیا اور اُن کے نزدیک ولی اللہ ہوگیا حالانکہ ہمارے بزرگوں نے فرمایا کہ سانپ کو بھی حال آجاتا ہے، اگر اُس کے سامنے بین بجائی جاتی ہے تو سانپ بھی جھومنے لگتا ہے تو اس کو بھی ولی اللہ مان لو۔ ارے حال سے کوئی ولی اللہ نہیں بنتا۔ ولی اللہ تو شریعت وسنت کی پابندی سے، اللہ کی فرماں برداری سے بنتا ہے۔ اگر حال سے ولایت ملتی تو سارے کالے ناگ ولی اللہ ہوتے۔ اگر حال ولایت کی شرط ہے تو سانپ سے بیعت ہوجاؤ، بہت جلدی اللہ تک پہنچادے گا۔ لہٰذا جب میں نے دیکھا کہ وہ پیر کو سجدہ کر رہا ہے اور پیر صاحب نے اس کو منع نہیں کیا، خود کو سجدہ کرا رہے تھے میں نے کہا کہ یا اللہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو مخلوق کو سجدہ کرنے کو حرام فرمایا اور سجدہ حضرت آدم علیہ السلام کو جو فرشتوں نے کیا تھا وہ تعظیمی سجدہ تھا۔ اُس کے بعد شریعت میں ہمیشہ کے لئے سجدۂ تعظیمی کو منع کر دیا گیا. حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سجدہ کرنا غیر اللہ کو حرام ہے یہاں تک

کہ ایک صحابی نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا میں آپ کو سجدہ کرسکتا ہوں؟ فرمایا نہیں یہاں تک کہ اُن صحابی نے عرض کیا، مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے کہ کیا میں السلام علیکم جب کہا کروں تو ذرا سا جھک جایا کروں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھکنا بھی مت، سیدھے کھڑے ہوکر سلام کرو۔ جس نبی نے اپنے آگے سر جھکانے کو منع کیا آج اُن کے اُمتی خود کو سجدہ کرارہے ہیں۔ جب میں نے دیکھا کہ یہ پیر خود کو سجدہ کرا رہا ہے تو میں وہاں سے بھاگا اور سمجھ گیا کہ یہ گمراہ پارٹی ہے۔ ایک دفعہ دیکھا کہ ایک پیر صاحب اٹیچی کیس لئے ہوئے ایئرپورٹ پر کھڑے تھے رنگین لباس میں جس میں سلمیٰ ستارے جڑے ہوئے تھے، پیر صاحب کے ساتھ ایک بیس سال کی لڑکی تھی، اُن کی عمر اسّی سال کی اور لڑکی بیس سال کی۔ معلوم ہوا میڈیکل کالج کی لڑکی مرید ہوگئی ہے اور اٹیچی کیس میں مقوی گولیاں تھیں۔ لاہور میں ان کا کیس تھا، عدالت میں باپ نے کہا کہ یہ لڑکی میری ہے اس پیر نے اس کو پھنسالیا ہے، آپ ہماری لڑکی واپس کیجئے پیر نے اس کو سمجھا رکھا تھا کہ دیکھو اگر تم مجھ سے شادی کرلوگی تو تمام مریدین تمہارا پیر چومیں گے اور خوب عزت ملے گی اور اُس نے کہا میں کہ میں میڈیکل ہوسپٹل بنوادوں گا، کروڑوں روپے میرے پاس ہیں۔ اُس لڑکی نے بھی لالچ میں آکر عدالت میں کہہ دیا کہ میں اپنے باپ کے پاس نہیں جاؤں گی، میں اسی پیر کے ساتھ رہوں گی۔ بے چارے ماں باپ روتے ہوئے چلے آئے۔

بچپن میں اللہ تعالیٰ کی تلاش میں میں ایک دوسرے پیر کے پاس گیا

جو مریدوں کے مرغے کھا کھا کر گویا مرغوں کا قبرستان بن گیا تھا جس پر میرا شعر ہے۔

ہزاروں مرغے بنا کے مدفن ترے بدن میں جو سو گئے ہیں
انہی کے دَم سے یہ تیرے اعضا بھی موٹے موٹے سے ہو گئے ہیں

اور جن کی کسی بستی میں آمد کی خبر سن کر سارے مرغے سہم جاتے ہیں۔

سارے مرغے یہ خبر سن کے سہم جاتے ہیں
جب وہ سنتے ہیں کہ بستی میں کوئی پیر آیا

اور جو اپنے مریدوں سے یوں کہتے ہیں۔

بغل میں تو اگر مرغی نہ لایا
برابر ہے کہ تو آیا نہ آیا

یہ سب میرے اشعار ہیں۔

غرض میں نے پوچھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی تلاش ہے، اللہ تعالیٰ کیسے ملیں گے۔ اُنہوں نے کہا کہ ہاں صاحب یہاں ذِکر کرایا جاتا ہے لیکن اتنا ذکر کراتے ہیں، اتنی زبردست ریاضت کرائی جاتی ہے کہ ایک مرید پورا بکرا کھا جاتا ہے۔ میں نے کہا کہ بھئی ہمارے پیٹ میں تو اتنی جگہ نہیں ہے، میں تو ایک بکرا کھا کر مر جاؤں گا کیوں کہ طبیہ کالج میں طب پڑھ رہا تھا، حکیم کو یہ سب چیزیں معلوم رہتی ہیں۔ اس کے بعد وہاں سے بھی بھاگا۔

اولیاء اللہ کی عظمت

میرا بچپن ہی سے یہ ذوق تھا کہ اللہ ملے گا ولی اللہ سے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ ولی اللہ ہو بھی تو۔ مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ بخاری پڑھنے والو سُن لو اللہ والوں کے جوتوں کے نیچے جو مٹی کے ذرات ہیں وہ بادشاہوں کے تاجوں کے موتیوں سے افضل ہیں۔ ہم تو اولیاء اللہ کی اتنی عزت کرتے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ وہ ولی اللہ ہو۔

خاندانی پیری اور جانشینی کی لعنت

یہ اپ ٹو ڈیٹ بیڑی پیتا ہوا جس کو روزہ نماز کا اہتمام نہیں چاہے بزرگوں کی اولاد ہو ولی اللہ نہیں ہوسکتا، اس کو مقتدا نہیں بنایا جاسکتا۔ دیکھئے ایک آدمی ڈاکٹر نہیں ہے، ڈاکٹر کا بیٹا ہے۔ اُس کا باپ آپ کا خاندانی ڈاکٹر تھا لیکن بیٹے صاحب کیا کرتے ہیں؟ آلو سبزی بیچتے ہیں۔ آپ کو ملیریا بخار چڑھ گیا تو کیا آپ ڈاکٹر کے بیٹے سے جو آلو سبزی بیچتا ہے یا ڈپٹی سیکریٹری ہے یا ایم ایس سی ہے اس سے آپ علاج کرائیں گے؟ کوئی آپ سے لاکھ کہے کہ اس سے انجکشن لگوا لیجئے تو آپ لگوائیں گے انجکشن؟ کہیں گے یہ تو جان سے مار دے گا کیوں کہ اس کا ابا ڈاکٹر تھا یہ تو نہیں ہے۔ میں اپنا جسم اس کے سپرد نہیں کرسکتا، اپنی جان اس کے سپرد نہیں کرسکتا لیکن آج ایمان سپرد کیا جارہا ہے کہ صاحب خاندانی پیر ہے نماز روزہ نہیں کرتا تو کیا ہوا۔ دوستو! رونے کا مقام ہے کہ تم اپنی جان وجسم

کو خاندانی ڈاکٹر کے بیٹے کے جو ڈاکٹر نہیں ہے اُس کے حوالے نہیں کرتے لیکن اپنے دین و ایمان کو چکر بازوں اور لٹیروں کے حوالے کر دیتے ہو۔

بہر حال خوب سُن لو، پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔ ہم منوانا نہیں چاہتے کہ آپ ضرور ہماری بات مان لیں مگر میں آپ کی محبت میں یہ بات پیش کر رہا ہوں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ یہ پوچھیں گے کہ تم نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی کن کن سنتوں پر عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے متعلق سوال کریں گے۔ یہ نہیں پوچھیں گے کہ تمہارا خاندانی پیر کیا کرتا تھا، تم نے بیڑی پی یا نہیں۔ تمہارا خاندانی پیر جو بیڑی پیا کرتا تھا تم نے اس کی اتباع کی یا نہیں، اس کے طریقے پر چلے یا نہیں۔ تمہارا پیر چرس پیتا تھا تم نے کیوں چرس نہیں پی، کیوں نشہ نہیں کیا، سٹہ کا نمبر تمہارا پیر بتا تا تھا یہ شعبدہ بازی تم نے کیوں نہیں سیکھی بلکہ اگر مرید بھی یہ حرکتیں کرے گا، چرس اور شراب پئے گا، سٹہ کھیلے گا، نماز روزہ نہیں کرے گا تو اس کی بھی پٹائی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ تم نے نماز سنت کے مطابق پڑھی یا نہیں، وضو سنت کے مطابق کیا یا نہیں، روزے رکھے یا نہیں، جب لباس یا جوتا پہنتے تھے تو اُس وقت نبی کی سنت یاد آتی تھی؟ یہ تو آج کل کوئی سننے کے لئے تیار نہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ تو مولویوں کا راستہ ہے آپ بتائیے کہ مولوی کا راستہ ہے یا نبی کا راستہ ہے؟ مولوی قانون بتاتا ہے بناتا نہیں۔ ہاں کوئی حوالہ نہ دے، بغیر قرآن و حدیث کے حوالے کے بات کرے تو نہ مانیے۔ ہم تو کتاب اللہ کا حوالہ دے رہے ہیں، بخاری شریف کے،

مسلم شریف کے حوالوں سے بات پیش کر رہے ہیں۔ پھر یہ کہ میری آپ سے کوئی پرانی دشمنی نہیں کہ میں آپ کو غلط راستہ پر لگا دوں یا ہم نذرانے والے پیر نہیں کہ آپ ہم کو کچھ دے دیں گے یا میرا مکان سجا دیں گے۔ مجھے کچھ نہیں چاہئے مجھے تو دل سجانا چاہئے، اللہ کی محبت سے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے ہمارا دل سجا ہوا ہو ہمیں یہ کافی ہے چاہے باہر کچھ بھی نہ ہو، سکون تو اندر کا سکون ہوتا ہے، دل کا سکون اصلی سکون ہے۔ جس بندہ سے اللہ تعالیٰ راضی ہوں وہ بندہ قیمتی ہے، جس بندی سے خدا راضی ہو وہ بندی قیمتی ہے ورنہ لاکھ جسم سجا لو، لاکھ روپیہ نام ونمود پر خرچ کردو، لاکھ شادی بیاہ میں خرچ کردو اس سے کچھ نہیں ہوتا۔ بس اللہ کو راضی کرو چاہے دُنیا تمہیں گالیاں دے پرواہ مت کرو، دُنیا والوں کے ساتھ نہیں رہنا، دُنیا والے ہمیں اللہ کے غضب سے نہیں بچا سکتے۔ شادی بیاہ میں سادگی اختیار کرو۔ میں نے اپنے بیٹے مولانا مظہر میاں سے کہا کہ بہت سادگی سے اپنے بچوں کی شادی کرنا۔ میں نے اُن کی یعنی اپنے لڑکے کی شادی چار ہزار میں کی تھی اور چار ہزار میں بیٹی کی شادی کی۔ لڑکی کی شادی میں تو میں نے برات میں آنے والوں کو کچھ کھلایا ہی نہیں، لڑکی والوں کو براتیوں کو کھلانا سنت نہیں ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ آج کیسے آرام سے ہوں ورنہ قرضہ لدا ہوتا اگر میں بھی ایک لاکھ خرچ کرتا تو قرضہ تو مل جاتا اور مرید لوگ دے بھی دیتے مگر آج یہاں کیا ہوتا؟ میری نیند حرام ہوتی، آج میں سکون سے ٹنڈو جام میں اللہ کی محبت کے جام پی رہا ہوں، یہ مزیدار باتیں کر رہا ہوں۔ ورنہ سب مستی ختم ہو جاتی اور ہر وقت

کہتا کہ اے اللہ قرضہ ادا کرادے ، پھر ایسے پیروں کو مریدوں سے بھی کہنا پڑتا ہے کہ بھائی ہمارے حال پر رحم کرو، ہم بہت مقروض ہیں۔ لاحول ولاقوۃ! ایسے پیر کو بھی طلاق دو جو اپنی حاجت اللہ کے سوا مریدوں سے مانگتا ہو، دین کی بات اور ہے، مدرسہ، مسجد میں پیسہ لگوادو، ٹھیک ہے لیکن مسجد میں بھی اگر دیانت سے نہیں لگاتا بلکہ خود کھاتا ہے تو اس کو بھی نہ دو جیسے ایک شخص مسجد کا چندہ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ خدا کی قسم مسجد میں لگاتا ہوں۔ ایک شاگرد نے دیکھا کہ اس نے مسجد کے پیسے سے مرغا منگوایا اور کھایا۔ بعد میں شاگرد نے تنہائی میں کہا کہ استاد جی آپ نے تو مسجد کے لئے چندہ لیا تھا لیکن آپ نے اس سے مرغا منگالیا، آپ تو کہتے ہیں کہ میں مسجد میں لگاتا ہوں۔ اس نے کہا تو بیوقوف ہے۔ میں نے نوٹوں کو مسجد کی دیوار سے لگادیا تھا اس کے بعد مرغا منگوا کر کھالیا، میں غلط تھوڑی کہتا ہوں کہ خدا کی قسم میں نے مسجد میں لگادیا۔ جیسے ایک سیٹھ تھا، وہ روزانہ صبح آٹھ آنے کی برفی کھالیتا تھا اور گاہکوں سے کہتا تھا کہ خدا کی قسم صرف آٹھ آنہ کھایا ہے۔ سب لوگ کہتے کہ بھئی ایسا دُکاندار کہاں ملے گا جو صرف آٹھ آنہ نفع لیتا ہے، اسی کے یہاں سے خریدو لیکن جب دوسری دُکانوں پر گئے تو پتہ چلا کہ ہر چیز پر اس نے خوب ٹھگا ہے، تب اُس سے کہا تم نے تو کہا تھا کہ میں نے آٹھ آنہ کھایا ہے، یہ تو بڑا فرق ہے، تم نے تو ہم کو لوٹ لیا، اُس نے کہا خدا کی قسم میں نے آٹھ ہی آنے کھائے ہیں۔ بعد میں پتہ چلا کہ صبح آٹھ آنے کی برفی کھالیتا ہے اُس پر قسم کھاتا ہے۔ چکربازوں سے خدا بچائے۔

لہٰذا اس زمانے میں اگر شریعت وسنت کے مطابق کوئی سچا پیر مل جائے تو اس سے بڑھ کر خوش نصیب کوئی نہیں ہے۔ہم سب شکرادا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنے والے بزرگوں سے تعلق بخشا ورنہ ہم بھی چرس پی رہے ہوتے۔

جعلی خانقاہوں کی حالت زار

میرا ایک دوست جو پہلے ایک جعلی پیر کے چکر میں تھا سندھ کی ایک جعلی خانقاہ میں اس کی زندگی تباہ ہوگئی، دس بادام میں ایک تولہ چرس گھوٹ کراس کو پلاتے تھے،اس کی جوانی بربادکردی، کسی کام کا نہیں رہا۔ آجکل یہ حالت ہے کہ جعلی خانقاہوں میں جاہل پیر بڑی بڑی مونچھیں لئے ہوئے بیٹھے ہیں نہ نماز ہے نہ روزہ بس ہر وقت گائے چلی آرہی ہے اور بریانی پک رہی ہے،قوالی ہورہی ہے اور اس کے بعد بدمعاشیاں الگ کررہے ہیں، بدفعلی جیسے گناہ کبیرہ میں مبتلا ہیں۔ اس نے کہا کہ ان جعلی پیروں سے پولیس والے دُعائیں کرانے آتے تھے تو ہم جتنے لڑکے وہاں رہتے تھے آپس میں کہتے تھے کہ یہ دُعا کرانے والے سب اُلّو ہیں، بدمعاشوں سے دُعا کرا رہے ہیں، کیوں کہ نہ نماز نہ روزہ ان کی دُعا کیا قبول ہوگی۔ لوگ وہاں پیسے کی لالچ میں کھانے کی لالچ میں اندر پڑے ہوئے ہیں ورنہ وہ خوب سمجھتے ہیں کہ جو شریعت وسنت کے مطابق نہ ہوگا اس کی دُعا کیسے قبول ہوگی۔

ولایت اور بزرگی کا معیار

اللہ والا بننے کے لئے اللہ نے قرآن مجید میں ایک معیار بتا دیا کہ اے نبی آپ اعلان فرما دیں اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہ اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو فَاتَّبِعُوْنِیْ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلو، عورتوں سے پردہ کرو، تصویریں گھر میں مت رکھو، پانچ وقت کی نماز پڑھو، ایک مُٹھی ڈاڑھی رکھو مونچھوں کو کٹاؤ، پاجامہ ٹخنہ سے اُونچا رکھو، رمضان شریف کے روزے رکھو، جو بھی شریعت کی بات ہو اُس کو پوچھو، کتابوں میں سب لکھا ہوا ہے، اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بڑی اچھی کتاب ہے اس کو لاؤ، اس کو گھر والے پڑھا کریں اور ایسے ہی بہشتی زیور سے اپنی نمازوں کو درست کرو۔ جو کام بھی کرنا ہو پوچھ لو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وشریعت سے ثابت ہے یا نہیں، اس کی تار مدینہ سے ملتی ہے یا نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کا کنکشن ہے یا نہیں۔ اگر وہاں تک کنکشن ملتا ہے تو سمجھ لو دین ہے ورنہ غیر دین ہے۔ بس یہی معیار ہے کیوں کہ دین تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا وہی دین سچا ہے اس کے علاوہ سب گمراہی ہے، سارا دین آپ نے اُمت تک پہنچا دیا۔ میدانِ عرفات میں حجۃ الوداع میں آپ نے اعلان فرمایا قَدْ بَلَّغْتُ قَدْ بَلَّغْتُ میں نے اُمت تک پورا دین پہنچا دیا۔ لہٰذا شادی بیاہ ہو، غمی ہو یا خوشی کوئی کام بھی ہو تو اس کے متعلق بھی پوچھو کہ

یہ کام سنت کے مطابق ہے یا نہیں کیوں کہ قیامت کے دن سنت کے مطابق جو عمل ہوگا قبول ہوگا۔ جو چیزیں شریعت و سنت کے مطابق نہیں یہ سب غیر سرکاری ہیں اور غیر سرکاری بات غیر مقبول ہوتی ہے۔آپ بتایئے اگر تعزیراتِ پاکستان میں کوئی دوسرا قانون بنا کر شامل کردے تو پکڑا جائے گا یا نہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دین نعوذ باللہ ایسا ہے کہ آج جو چاہو اس میں ملا دو۔ باپ دادا کو معیار مت بناؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معیار بناؤ۔ یہ مت سوچو کہ ہمارے باپ دادا ایسا کرتے آئے ہیں یا ہمارے خاندانی پیر ایسا کرتے ہیں۔ ہم پیروں کے غلام نہیں ہیں ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وشریعت کے جو پابند ہیں اُن اولیاء اللہ کے ہم جوتے اُٹھائیں گے، ہم اولیاء اللہ سے دور نہیں ہوسکتے، ان کی عزت ہماری سعادت ہے بخاری شریف کی حدیث ہے کہ اللہ والوں کی صحبت سے قسمتیں بدل جاتی ہیں، شقاوت سعادت سے بدل جاتی ہے۔ دیسی آم لنگڑے آم کی صحبت سے لنگڑا آم بن جاتا ہے۔اسی طرح اچھی صحبت سے بُرا انسان جلد اللہ والا بن جاتا ہے۔جب دیسی آم لنگڑا آم بن سکتا ہے تو دیسی دل اللہ والا دل کیوں نہیں بن سکتا۔صحابہ کا لفظ صحبت سے ہے، صحابی کے معنی ہیں نبی کی صحبت پانے والا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحبت یافتہ، کتنی ہی کتابیں پڑھ لو جب تک اللہ والوں کی صحبت نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح دردِ محبت نہیں ملے گا۔لیکن بزرگی کا معیار سمجھ لو۔ بزرگی کا معیار یہ نہیں ہے کہ بزرگ ہوا میں اُڑ جائے یا بغیر کشتی

کے پانی پر چلنے لگے۔ بزرگی اس کا نام نہیں ہے۔ بزرگی نام ہے اتباعِ سنت کا۔ اگر سنت کے خلاف زندگی ہے اور وہ ہوا پر بھی اُڑ رہا ہے تو ولی اللہ نہیں ہے۔ مکھی بھی تو ہوا میں اُڑتی ہے پھر مکھی کے ہاتھ پر بیعت کرلو۔ یہ جاننے کے لئے کہ فلاں شخص ولی اللہ ہے یا نہیں یہ دیکھو کہ جماعت کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھتا ہے یا نہیں، سنت کے مطابق اُس کا چہرہ ہے یا نہیں، اس کے گھر میں شادی بیاہ کس انداز پر ہوتا ہے رسمی، علاقائی خاندانی، برادری کے رواج پر ہوتا ہے یا نبی کے طریقے پر۔ دیکھو اس کے گھر میں تصویریں تو نہیں پڑی ہوئی ہیں، بُت تو نہیں رکھے ہوئے ہیں، موم پتھر، مٹی یا پلاسٹک وغیرہ کے کتے بلی والے کھلونے تو نہیں رکھے ہوئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس گھر میں داخل نہیں ہوئے جس گھر میں تصویریں تھیں۔ حضرت مائی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دروازہ پر ایک پردہ ٹانگ دیا تھا جس میں تصویریں تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوسکتے جہاں تصویریں ہوں جب تک یہ تصویریں نہیں ہٹاؤ گے نبی اس گھر میں داخل نہیں ہوگا۔ شریعت کے مطابق لین دین نہ ہونا، سودی کاروبار اور رشوت کا گرم بازار یہ ساری چیزیں شریعت کے خلاف ہیں اللہ کا ولی وہی ہوتا ہے جو شریعت وسنت پر عمل کرتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر چلتا ہے۔ جن کو ولی بنانا ہے اس اللہ نے قرآن پاک میں فرمادیا اِنْ اَوْلِيَاءُ هٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ میرے ولی صرف وہ ہیں جو گناہ نہیں کرتے یعنی جو میری اور میرے رسول کی نافرمانی نہیں کرتے۔ پس جس شخص کو یہ

عقل آجائے کہ صاحب کہیں حدیث میں یہ بات ہے، صحابہ نے ایسا کیا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بتایا ہے۔ بس سمجھ لو یہ شخص غیر دین سے بچ جائے گا اور جو ایسی پائپ لائن سے پانی پی رہا ہے جس میں گٹر لائن ملی ہوئی ہے اس کا کیا حال ہوگا لہٰذا سنت و شریعت کا صاف پانی پیو، بدعت کی گٹر لائن سے بچو، یہ بہت گندی چیز ہے اور بدعتی کو توبہ بھی نصیب نہیں ہوتی کیوں کہ وہ اس کو دین سمجھتا ہے۔

شیطان کی ایک مہلک ایجاد

حدیثوں میں موجود ہے کہ شیطان نے بدعت کو اسی لئے ایجاد کیا کہ گناہ سے تو مسلمان توبہ کر لیتا ہے، زنا، شراب، چوری، جھوٹ سب کو چھوڑ دے گا کیوں کہ ان چیزوں کو گناہ سمجھتا ہے مگر بدعت کو نہیں چھوڑے گا کیوں کہ اس کو دین سمجھ کر کر رہا ہے۔ لہٰذا شیطان نے جب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اعلان فرما دیا کہ جو توبہ کرے گا ہم اُس کو معاف کر دیں گے اس نے باقاعدہ شیاطین کو بلا کر میٹنگ کی اور کہا کہ میں ایسی چیز ایجاد کروں گا کہ آدمی اس سے توبہ بھی نہ کر پائے گا۔ وہ کیا ہے؟ وہ بدعت ہے جو دین نہیں ہے لیکن آدمی اُس کو دین سمجھ کر کرے گا۔

عشقِ رسول صحابہ سے سیکھو

لہٰذا دیکھو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت صحابہ نے کیسے کی تھی، جس انداز میں صحابہ نے محبت کی وہی مقبول ہے۔

آج کیا ہے کہ بارہ ربیع الاوّل کو تمام شہر میں جلوس نکل رہے ہیں نہ نماز ہے نہ روزہ بس جلوس نکال کر سمجھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا حق ادا کر دیا۔ دیکھو صحابہ نے کبھی جلوس نکالا؟ کیا تم صحابہ سے بڑھ کر عاشق بن جاؤ گے جنہوں نے اپنی جانیں قربان کر دیں، ستر شہید احد کے دامن میں لیٹے ہوئے ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جان دے دی اور تم بس کاغذ کی پھلجھڑی لگا کر اور سڑکوں پر گیٹ بنا کر عاشقِ رسول بن گئے۔ نماز روزہ غائب، گھر میں رسول اللہ کی سنتوں کو ذبح کیا جا رہا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو دفن کر رہے ہو، نماز روزہ لین دین اُٹھنا بیٹھنا سب سنت کے خلاف اور بارہ ربیع الاول کو درود وسلام پڑھ کر اور جلوس نکال کر اور یا رسول اللہ کے نعرے لگا کر عاشق رسول بنے ہوئے ہو۔ بتاؤ اگر تمہارا بیٹا یا ابا یا ابا کے نعرے لگائے اور ابا کہیں کہ بیٹا پانی لاؤ اور بیٹا کہے کہ پانی نہیں لاؤں گا صرف ابا زندہ باد کا نعرہ لگاؤں گا تو آپ اس کو کیسا بیٹا کہیں گے؟ لائق بیٹا کہو گے یا نالائق؟ رسول کی نافرمانی کرتے ہو اور زبان سے نعرہ لگاتے ہو۔ ارے میاں تمہارے نعرے پر لعنت ہو۔ اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلو تو کسی نعرے کے بغیر ولی اللہ ہو جاؤ گے۔ آپ سنت کے مطابق نماز ادا کیجیے، سنت کے مطابق روزہ رکھیے، سنت کے مطابق پانی پیجیے، سنت کے مطابق کھانا کھایئے ساری زندگی کو سنت کے مطابق ڈھالئے تب ثابت ہوگا کہ آپ عاشقِ رسول ہیں اور تب آپ ان شاء اللہ ایک نعرہ کے بغیر ولی اللہ بن جائیں گے۔

محبت نام ہے اطاعت و فرمانبرداری کا، نعرہ لگانے کا نام محبت تھوڑی ہے۔ لیکن آج کل کیا معیار بنادیا۔ ایک آدمی رات دن سنت کے مطابق رہتا ہے لیکن نعرہ نہ لگائے تو ان جاہلوں کے نزدیک وہ عاشقِ رسول نہیں ہے۔ ایک شخص جو ہر سنت پر عمل کررہا ہے، نماز روزہ حج زکوٰۃ کا پابند ہے، اللہ کے عشق میں تہجد پڑھتا ہے، گناہوں سے بچتا ہے، نبی کے طریقوں پر چلتا ہے اس کو کہتے ہیں کہ یہ وہابی ہے، مردود ہے اور ایک شخص نہ نماز روزہ کرتا ہے نہ شریعت و سنت پر چلتا ہے صرف بارہ ربیع الاوّل کو یا نبی سلام علیکَ پڑھ کر نعرۂ رسالت لگا دیتا ہے یہ ان کے نزدیک پکا اہلِ سنت ہے حالانکہ اللہ اور رسول کی نظر میں یہ فاسق اور مردود ہے کیوں کہ دین پر نہیں چلتا۔ جو سچے اللہ والے ہیں، سنت پر چلنے والے ہیں ان کو کہتے ہیں مرگئے مردود نہ فاتحہ نہ درود، حالانکہ اصل بات یہ ہے مرگئے مردود از فاتحہ چہ سود یعنی جب تم سنت کے خلاف زندگی گذار کے مرگئے تو مردود ہو اور جب مردود ہو تو پھر فاتحہ و درود سے تمہیں کیا فائدہ پہنچے گا لاکھ فاتحہ کرتے رہو۔ بات یہ ہے کہ عمل کو کمزور کرنے کے لئے بدعت ایجاد کی جاتی ہے، جہاں بدعت پہنچتی ہے وہاں سنت دفن ہوجاتی ہے۔

درود پڑھنا عین ایمان ہے

اور درود تو ہر مسلمان پڑھتا ہے التحیات کے بعد درود شریف ہے کہ نہیں اور بیٹھ کر ہے۔ آج لوگ کہتے ہیں کہ جو کھڑے ہو کر یا نبی سلام علیک

نہ کہے وہ وہابی ہے بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ کو درود کھڑے ہو کر پڑھوانا پسند ہوتا تو نماز میں کھڑے ہونے کی حالت میں درود کو اللہ تعالیٰ فرض کرتے کہ دیکھو ہمارے نبی پر درود پڑھنا تو کھڑے ہو جانا لیکن بتاؤ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے التحیات کے بعد درود کھڑے ہو کر پڑھا ہے یا بیٹھ کر؟ تو معلوم ہوا کہ درود بیٹھ کر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، نماز کے علاوہ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے درود شریف پڑھنا ہمارے بزرگوں کا معمول ہے لیکن اس کو اتنا پابند کر دینا کے جو یا نبی سلام علیکَ کھڑے ہو کر نہ کہے وہ وہابی ہو جائے یہ ظلم ہے۔

ہم اور ہمارے بزرگ ہرگز وہابی نہیں

ہم نہیں جانتے وہابی کیا بلا ہے۔ ہمارے بزرگوں نے قسم کھا کر فرمایا کہ خدا کی قسم ہم لوگ وہابی نہیں ہیں، عبد الوہاب نجدی سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ وہ تو اولیاء اللہ کے قائل نہیں ہم تو اولیاء اللہ کے غلام ہیں اور اولیاء اللہ کے سلسلوں میں بیعت ہوتے ہیں۔ خوامخواہ ہم پر یہ الزام ہے کہ نعوذ باللہ ہم اولیاء اللہ کے مخالف ہیں اور وہابی ہیں۔ جو لوگ ہم پر یہ الزام گھڑتے ہیں اُن کو قیامت کے دن جواب دینا پڑے گا۔ اصل میں انگریزوں نے اس کو ایجاد کیا تھا آپس میں لڑانے کے لئے۔ چنانچہ ایک خانصاحب پر ایک بنئے کا قرضہ زیادہ ہو گیا۔ بنئے نے تقاضا کیا تو خاں صاحب نے بستی والوں کو بلایا اور کہا کہ یہ بنیا وہابی ہو گیا ہے اِس کے یہاں سے سودا مت خریدو، اب بیچارا ہندو کیا جانے وہابی کیا ہے، دیکھا کہ آجکل گاہک نہیں آرہے تو وہ چکر میں پڑا اور لوگوں سے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ کہا کہ خاں صاحب نے بستی میں

اعلان کیا تھا کہ یہ بنیا وہابی ہوگیا ہے اس سے سودا مت خریدو۔ لالہ جی خاں صاحب کے پاس اگئے اور کہا کہ خاں صاحب کیا غضب کیا میرے یہاں ایک گاہک بھی نہیں آرہا ہے تو کہنے لگا میرا جو قرضہ ہے معاف کردو، میں ابھی اعلان کردیتا ہوں کہ اب لالہ جی وہابی نہیں رہے اس نے کہا کہ اچھا خاں صاحب سب قرضہ معاف تو خاں صاحب نے سب کو بلا کر کہا کہ دیکھو بھئی یہ ہندو اب وہابی نہیں ہے اس نے توبہ کرلی ہے۔ حکومت انگریز نے یہ فتنہ پیدا کیا ورنہ سوچو کہ جو رات دن بخاری شریف پڑھا رہا ہے سنت پر عمل کرتا ہے وہ تو وہابی ہے اور جو چرس پی رہا ہے لنگوٹی باندھے سمندر کے کنارے بیٹھا ہے سٹہ کا نمبر بتا رہا ہے اور بین الاقوامی بارہ قسم کے جھنڈے قبر پر لگا رکھے ہیں، انٹرنیشنل فقیر بنا ہوا ہے اور جناب اس نے ذرا سی بریانی پکادی اور یانبی سلام علیک کا نعرہ لگا دیا اور نیاز فاتحہ کردیا آج بڑے پیر صاحب کی کل خواجہ معین الدین چشتی کی نیاز فاتحہ کردی وہ ولی اللہ ہوگیا۔ سوچو صحابہ نے تمہارے طریقے پر نیاز کی تھی؟ نذرونیاز تو فارسی لفظ ہے ہمیں دکھلاؤ کس عربی لغت میں اس کا ذکر ہے، دین تو عربی میں نازل ہوا بتاؤ کس حدیث میں ہے لفظ نیاز؟ ہمیں اگر کوئی دکھادے تو میں ایک لاکھ روپے ابھی انعام دوں گا۔

ایصالِ ثواب کا مسنون طریقہ

اس کا نام اصل میں ایصالِ ثواب ہے، مُردوں کو ثواب پہنچانا ہم اس کے قائل ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے مُردوں

کو جو ثواب پہنچاتے ہو وہ پہنچ جاتا ہے۔ قرآن شریف پڑھ کر بخشو غریبوں کو کھانا کھلا کر بخشو، شریعت میں دن مقرر کرنا منع ہے دن کیوں مقرر کرتے ہو اگر پی آئی اے کا ٹکٹ ہر وقت مل سکتا ہے اور کوئی اخبار میں شائع کردے کہ صرف گیارہویں کو بغداد جانے کا ٹکٹ ملے گا اس سے پہلے نہیں ملتا تو پی آئی اے والے اس پر مقدمہ کریں گے یا نہیں؟ جب اللہ تعالیٰ ہر وقت بکنگ کھولے ہوئے ہیں اور تم ہر وقت ثواب پہنچا سکتے ہو تو پھر اپنی طرف سے دن کیوں مقرر کرتے ہو۔ اسی طرح تیجہ تیسرے دن کرتے ہیں۔ کیوں صاحب اگر کسی کا ایکسیڈنٹ ہوگیا، ڈاکٹر کہتا ہے کہ ابھی خون چاہئے اور آپ کہیں ہمارے خاندان کا رواج ہے کہ اس کو خون تیسرے دن دیا جاتا ہے۔ بتایئے کیا یہ عقل کی بات ہے۔ اسی طرح مردہ بیچارے کو ابھی ثواب چاہئے۔ اگر خدانخواستہ اس کے قبر میں ڈنڈے پڑ رہے ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم تیسرے دن چھڑائیں گے، ابھی تین دن تک ڈنڈے کھاؤ۔ عقل سے بھی اگر سوچو گے تو عقل فیصلہ کرے گی کہ بدعت دین نہیں ہے۔ یہ تیجہ، چالیسواں سب ہندوؤں سے آیا ہے، قرآن و حدیث میں کہیں نہیں ہے۔ شریعت کہتی ہے کہ ثواب کا دروازہ چوبیس گھنٹے کھلا ہوا ہے جتنا چاہے ثواب بخشو لیکن اس کا نام ایصالِ ثواب ہے، یہ فاتحہ نیاز سب چکر باز لوگوں کا بنایا ہوا ہے۔ ایصالِ ثواب جتنا چاہو کرو اور جب چاہو کرو۔ کھانا پکا کر غریبوں کو کھلا دو مگر کھانے پر پڑھنے کا کہیں ثابت نہیں۔ اپنی طرف سے یہ رسم بنا لینا کہ جب تک کھانے پر پڑھا نہیں جائے گا اس

وقت تک ثواب نہیں پہنچے گا بالکل غلط ہے۔ دین میں اپنی طرف سے اضافہ کرنا کیسے جائز ہوگا۔ غریبوں کو کھانا کھلانے کا ثواب الگ ہے، قرآن شریف کی تلاوت کا ثواب الگ ہے۔ اچھا اگر کسی غریب کو دس روپے کا نوٹ دینا ہے تو اس پر کیوں نہیں پڑھتے، کسی کو پیچش لگی ہوئی ہے اس کو دوا دیتے ہو تو دوا پر کیوں نہیں پڑھتے کوئی غریب سردی میں کانپ رہا ہے اس کو لحاف دیتے ہو تو لحاف پر کیوں نہیں پڑھتے۔ لہذا کھانا ہو، کپڑا ہو، روپیہ ہو، جو چیز بھی صدقہ کرو اس کا شرعی طریقہ یہ ہے کہ غریب کو دے کر اللہ تعالیٰ سے کہہ دو کہ یا اللہ اس کا ثواب میرے باپ، دادا کو، بڑے پیر صاحب، سارے اولیاء اللہ کو بخش دیجئے۔ تم کو ایصالِ ثواب سے کون منع کرتا ہے۔ خواہ مخواہ میں تم کو یہ جاہل کہہ رہے ہیں کہ یہ ایصالِ ثواب کے قائل نہیں ہیں بھئی ہم تم سے زیادہ قائل ہیں کوئی دن ایسا نہیں جاتا کہ ہم اپنے بزرگوں کو اور ماں باپ کو ثواب نہ پہنچاتے ہوں۔ ہمارے یہاں تعلیم یہ ہے کہ روزانہ اپنے ماں باپ کو ثواب پہنچاؤ، ثواب پہنچانے کا لفظ تو ہے یعنی ایصالِ ثواب تو ہے مگر قرآن وحدیث میں کوئی نیاز و فاتحہ کا لفظ دکھا دے۔

فاتحہ اور نذر و نیاز کی حقیقت

نیاز و فاتحہ کا جو طریقہ تم نے ایجاد کیا ہے وہ قرآن و حدیث میں کہیں دکھا دو، کہیں دکھا دو کہ صحابہ نے تمہارے طریقہ کے مطابق نیاز و فاتحہ کی تھی۔ یہ نذر و نیاز ایرانی لفظ ہے، ہمارا دین ایران میں نازل نہیں ہوا

عرب میں نازل ہوا ہے لہٰذا یہ نیاز کا لفظ خود بتاتا ہے کہ یہ دین نہیں ہے۔ ایصالِ ثواب کرو اور یہ پوچھو کہ میں بڑے پیر صاحب کو، بزرگانِ دین کو، اولیاء اللہ کو، ماں باپ کو ثواب پہنچانا چاہتا ہوں کس طرح پہنچاؤں؟ اس کا طریقہ یہی ہے کہ صدقہ کر کے نیت کرلو کہ اس کا ثواب ان کو پہنچے لیکن یہ عقیدہ رکھنا کہ ہم ثواب پہنچائیں گے تو بڑے پیر صاحب روزی میں آ کر برکت دیں گے اور ہمارا بچہ تندرست ہوجائے گا اور اگر ہم اس سال گیارہویں نہیں کریں گے تو بڑے پیر صاحب ہم کو مار ڈالیں سب گمراہی کی باتیں ہیں۔

خیر میں نے عرض کیا کہ نیاز کا لفظ ایرانی ہے اور دین عربی میں نازل ہوا جس سے ثابت ہوگیا کہ یہ دین نہیں ہوسکتا اور نیاز کا جو طریقہ ایجاد کیا وہ بھی خود ساختہ ہے کیونکہ ثواب پہنچانے کے لئے نہ کھانے پر پڑھنا ضروری ہے، نہ لوبان سلگانا ضروری نہ اگر بتی جلانا ضروری۔ دین تو آسان ہے۔ قرآن شریف کی تلاوت کرو اس کا ثواب الگ بخش دو، غریبوں کو روپیہ پیسہ دو، کپڑا دو، دوا دو اس کا ثواب الگ بخش دو۔ کسی غریب مقروض کا قرضہ ادا کردیا اس کا ثواب الگ اپنے مردوں کو بخش دو، مسجد مدرسہ میں پیسہ دیا اس کا ثواب الگ پہنچا دو۔ اپنی طرف سے قید کیوں لگاتے ہو کہ کھانے پر بغیر پڑھے ثواب نہیں پہنچے گا یا گیارہویں کو ہی صدقہ کرو کسی اور تاریخ میں قبول نہیں ہوگا لاحول ولاقوۃ الاباللہ! میں بتاتا ہوں کہ یہ قیدیں سب پیٹ کی وجہ سے ہیں۔ پیٹو پیروں نے سوچا کہ اگر ہم عوام کو بتادیں گے کہ ایصالِ ثواب تم خود کرسکتے ہے تو ہم کو کون

پوچھے گا لہٰذا پیٹو مولویوں اور پیٹو پیروں نے اسکو لازم کردیا کہ بغیر پڑھے ہوئے ثواب نہیں پہنچے گا لہٰذا اب ان کو بلاؤ۔ بغیر میرے فاتحہ نہیں ہوسکتا لہٰذا کھانا سامنے رکھ کر پڑھ رہے ہیں۔ اس میں یہ تاثر دینا ہوتا ہے کہ بغیر ہمارے اتنا پڑھے ہوئے کھانا نہیں پہنچ سکتا لہٰذا جب اتنا پڑھا ہے تو مولوی کو بھی پلیٹ بھر کر بریانی قورمہ دو۔ یہ بیچاری سیدھی سادی اُمت برباد ہوگئی۔

ایک پیٹو مولوی کی مُردوں سے لڑائی

ایک گاؤں میں ایک مولوی صاحب فاتحہ دلایا کرتے تھے۔ ان کی مرضی کے بغیر دوسرے مولوی صاحب نے ایک دن فاتحہ دلادی تو جب اُس مولوی کو پتہ چلا کہ فلاں مولوی صاحب نے آکر ثواب پہنچادیا ہے تو اُس نے مسجد میں رات بھر لاٹھی گھمائی لاٹھی مار مار کے مسجد میں وہ شوروغل مچادیا سب لوگ دوڑے کہ کیا بات ہے۔ کہا کہ دیکھو تم نے ایک اجنبی آدمی سے ثواب پہنچوا دیا پتہ نہیں اس نے کہاں بھیج دیا۔ اسکو مُردوں سے واقفیت نہیں تھی، میں تمھارا پرانا آدمی ہوں تمھارے مُردوں سے میری سلام دُعا ہے میں انہی کو ٹھیک پہنچاتا تھا آج ان کو ثواب نہیں ملا وہ سب مجھ سے لڑ رہے ہیں، مجھ پر انہوں نے حملہ کردیا میں لاٹھی سے مار مار کے اپنی جان بچا رہا ہوں، رات بھر مُردوں سے لڑائی ہوئی ہے۔ دیہاتیوں کے پاس علم تو ہوتا نہیں، بے چارے سیدھے سادے ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اچھا بھائی آئندہ اب آپ ہی سے فاتحہ پڑھوائیں گے۔

فاتحہ چوری ہوگئی

ایک ایس پی صاحب جو حضرت حکیم الامت تھانوی سے بیعت تھے انہوں نے بتایا کہ میں سہارن پور میں تھانیدار تھا تو ایک آدمی نے آکر رپٹ لکھوائی کہ صاحب میری فاتحہ چوری ہوگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں بہت گھبرایا. کہ فاتحہ کیسے چوری ہوتی ہے۔ پوچھا کہ کس شکل کی تھی اس نے کہا کہ بانس کی نلکی کی شکل کی تھی۔ پیر صاحب اس میں پڑھ کر پھونک گئے تھے کہ سال بھر تم کھانے پر چھڑک دیا کرو تو فاتحہ ہوجایا کرے گی۔ میری فاتحہ کوئی چرا کر لے گیا۔ بتایئے ان پیروں نے کس قدر چکر دیا ہے، دین تو آسان ہے اتنا آسان ہے کہ ثواب پہنچانے میں کسی مولوی کی ضرورت نہیں ہے۔

ایصال ثواب کے متعلق ایک ضروری اصلاح

دوسرے یہ کہ ثواب کے لئے کھانا دینا ضروری نہیں بلکہ کھانے سے زیادہ نقد میں ثواب ہے۔ دیکھو غریبوں کو پیسہ کی ضرورت ہوتی ہے، بارش میں ان کا گھر ٹپک رہا ہے تو آپ کی بریانی سے اُن کی چھت ٹھیک نہیں ہوجائے گی لہٰذا سو روپیہ جو کھانے میں خرچ کرتے ہو وہ اس کو نقد دے دو تا کہ اپنا گھر بنالے۔ ایک آدمی سردی سے کانپ رہا ہے آپ نے اس کو بریانی پکا کر دے دی اس کو تو لحاف چاہئے لہٰذا اس کو لحاف دے کر اللہ سے کہہ دو کہ یا اللہ اسے قبول فرما کر اس کا ثواب بڑے پیر صاحب

شاہ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرما۔ بڑے پیر صاحب کو ثواب پہنچانے کے لئے بریانی دینا ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح کسی غریب کو پیچش لگی ہوئی ہے، علاج کے لئے پیسے نہیں ہیں، تھوڑی دیر میں لوٹا لے کر دوڑ رہا ہے آپ نے بریانی لاکر دے دی کہ بڑے پیر صاحب کی فاتحہ ہے تو بریانی کھا کر اس کے دست اور بڑھیں گے یا نہیں؟ لہٰذا اس کو نقد دے دو کہ جاؤ دوا خرید لو اور اس صدقہ کا ثواب اب بڑے پیر صاحب کو پہنچا دو یا جس کو چاہو پہنچا دو مثلاً اپنے ماں باپ دادا دادی نانا نانی کو پہنچا دو۔ دین تو آسان ہے، ایصالِ ثواب کے لئے نہ کسی پیر کو بلانے کی ضرورت نہ کسی مولوی کو بلا کر اس سے فاتحہ پڑھوانے کی ضرورت۔ بس اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی سمجھ، عقلِ سلیم، فہمِ سلیم عطا فرمائے۔

درود شریف پڑھنے کی تلقین

چلتے پھرتے درود شریف کی کثرت رکھو اور خصوصاً دُعا سے پہلے اور بعد میں درود شریف ضرور پڑھو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے لوگو! تمھاری دُعا قبول نہیں ہوتی، معلّق رہتی ہے آسمان کے اوپر بھی نہیں جاتی جب تک تم اپنے نبی پر درود نہیں بھیجو گے۔ کیوں صاحب اب میرے منہ سے آپ کو درود شریف پڑھنے کو ہدایت ہو رہی ہے یا نہیں۔ ہم لوگ اور ہمارے بزرگ رات دن درود شریف پڑھ رہے ہیں لیکن ہمیں یہ لوگ کہتے ہیں کہ مرگئے مردود جن کی فاتحہ نہ درود۔ ارے توبہ کرو قیامت کے دن کیا جواب دو گے۔ سوچو اس کو جاہلوں کے پاس یہی ہے

ایک ایٹم بم، کوئی علم تو ہے نہیں ان کے پاس۔ اس لئے اپنی دوکان چمکانے کے لئے اور اللہ والوں کو اہلِ حق کو، بدنام کرنے کیلئے یہ جملہ ایجاد کیا۔ یہ گویا ان کی جہالت کی آخری نشانی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں ہم ان سے جیت نہیں پائیں گے اس لئے عوام میں مشہور کردو کہ یہ دشمنِ رسول ہیں، مردود ہیں۔ شیطان بہت چالاک ہے اس نے سوچا کہ علم کی روشنی میں اہل حق سے جیتنا تو مشکل ہے اس لئے جاہلوں کو سکھا دیا کے ایسے جملوں سے اپنے اندھیروں کی پرچھائیاں ڈالتے رہنا لیکن اہل علم کے پاس علم کی ایسی روشنی ہے جن پر جہالت کے اندھیروں کا زور نہیں چلتا، اندھیرے وہاں سے خود بھاگ جاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں العلماء ورثۃ الانبیاء علماء وارث ہیں انبیاء کے اور فرمایا کہ جس نے کسی عالم سے مصافحہ کیا گویا اس نے نبی سے مصافحہ کیا۔ عالم کا اتنا بڑا درجہ ہے اور فرمایا کہ عالم کی فضیلت تمہارے پر اتنی ہے جتنی میری تمہارے ادنیٰ پر ہے، علماء کو جنت میں جانے سے پہلے سفارش کا اختیار دیا جائے گا کہ جن کی آپ سفارش کرنا چاہیں اُن کی سفارش کریں، جن کو چاہیں جنت میں لے جائیں۔ آہ آج انہی علماء کو مرگئے مردود جن کی فاتحہ نہ درود کہا جا رہا ہے۔ اس ظالم سے پوچھو کہ تم کو نورانی قاعدہ بھی یاد ہے؟ تم تو قرآن شریف بھی صحیح نہیں پڑھ سکتے، التحیات بھی نہیں پڑھ سکتے ہو اور تم علماء کو ایسی باتیں کہتے ہو جیسے ہارون رشید شاہی جلوس میں جارہا تھا تو ایک بھنگی نے کہا کہ آج کل بادشاہ میری نگاہوں سے گرا

ہوا ہے۔ ہارون رشید کو خبر دی گئی کہ بھنگی جو جھاڑو لگاتا ہے، گو کے کنستر اُٹھاتا ہے یوں کہہ رہا ہے کہ آج کل بادشاہ میری نگاہوں سے گرا ہوا ہے تو بادشاہ ہنسا اور کہا کہ بھنگیوں کی نظر میں ہم کو عزت کی ضرورت نہیں ہے۔ ان جاہلوں کے کہنے سے علماء کا کچھ نہیں بگڑتا، کہنے والے اپنی عاقبت خراب کرتے ہیں۔ اللہ اکبر! علماء کی کیا شان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے میری اُمت کے عالم کا احترام نہیں کیا فَلَیْسَ مِنَّا میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

بس مجلس کا خلاصہ یہ ہے کہ اپنے گھروں میں سنت کی اشاعت کرو جب سنت کے دریا بہیں گے سنت کی بارش ہوگی تو بدعت کی گندگی خود بہہ جائے گی جب بارش ہوتی ہے تو جتنی گندی نالیاں ہیں ان کی گندگی سب بہہ جاتی ہے سنت کی بارش کردو گھروں میں شہروں میں محلوں میں مسجدوں میں ہر جگہ ہر وقت سنت کا اہتمام کرو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کے زندہ ہونے سے بدعت مردہ ہوجائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقل سلیم، فہم سلیم اور قلب سلیم عطا فرمائے راہ حق پر قائم رکھے اور گمراہی سے بچائے۔

آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ

اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

☆☆☆☆☆

آپ کا ذکر ہے دو جہاں میں!

آپ کا مرتبہ اس جہاں میں — جیسے خورشید ہو آسماں میں
دوستو یہ ہے شہرِ مدینہ — جس سے اسلام پھیلا جہاں میں
گر نہ صلِّ علیٰ ہو زباں پر — کیا اثر ہو گا آہ و فغاں میں
ورفعنا کا انعام یہ ہے — آپ کا ذکر ہے دو جہاں میں
شرطِ توحید کامل یہی ہے — عشق ہو آپ کا قلب و جاں میں
کوئی سمجھے گا کیا، غیر ممکن! — آپ کا رتبہ دونوں جہاں میں
سبز گنبد پہ جس کی نظر ہو — وہ بھلا جائے کس گلستاں میں
نام کیسا ہے پیارا محمد ﷺ — جن کے صدقے میں ایماں ہے جاں میں
یہ ہے فیضانِ نورِ نبوت — جو ہے اسلام سارے جہاں میں

کیا کہوں رفعتِ شانِ گنبد
کچھ نہیں دم ہے اختؔر زباں میں

ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

